ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :۔ نصیر احمد قمر
جلد12
جمعۃ المبارک 11رفروری2005ء
یکم رمحرم الحرام 1425 ہجری قمری ❁ 11رتبلیغ 1384 ہجری شمسی
شمارہ 06

جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو

حضرت عرفجہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص تمہاری وحدت کو توڑنا چاہے تا کہ تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اس سے قطع تعلق کر لو اور اس کی بات نہ مانو۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب حکم من فرق)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اپنی زبان میں دعا کرنے کی حکمت

اللہ تعالیٰ کی محبت میں وفاداری کے ساتھ فنا ہو کر کامل نیستی کی صورت اختیار کریں

''یہ بھی یاد رکھو دعا اپنی زبان میں بھی کر سکتے ہو بلکہ چاہئے کہ مسنون ادعیہ کے بعد اپنی زبان میں آدمی دعا کرے کیونکہ اس زبان میں وہ پورے طور پر اپنے خیالات اور حالات کا اظہار کر سکتا ہے، اس زبان میں وہ قادر ہوتا ہے۔

دعا نماز کا مغز اور رُوح ہے اور رسمی نماز جب تک اس میں رُوح نہ ہو کچھ نہیں۔ اور روح کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گریہ و بکا اور خشوع و خضوع ہو اور یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حالت کو بخوبی بیان کرے اور ایک اضطراب اور قلق اس کے دل میں ہو۔ اور یہ بات اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک اپنی زبان میں انسان اپنے مطالب کو پیش نہ کرے۔ غرض دعا کے ساتھ صدق اور وفا کو طلب کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت میں وفاداری کے ساتھ فنا ہو کر کامل نیستی کی صورت اختیار کرے۔ اس نیستی سے ایک ہستی پیدا ہوتی ہے جس میں وہ اس بات کا حقدار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے کہے کہ اَنتَ مِنِّی۔

اصل حقیقت اَنتَ مِنِّی۔ کی تو یہ ہے۔ اور عام طور پر ظاہر ہی ہے کہ ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہے۔

اب اس کے بعد ایک اور حصہ اس الہام کا ہے جو وَاَنَا مِنْکَ ہے۔ پس اس کی حقیقت سمجھنے کے واسطے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا انسان جو نیستی کے کامل درجہ پر پہنچ کر ایک نئی زندگی اور حیات طیّبہ حاصل کر چکا ہے اور جس کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا ہے اَنتَ مِنِّی۔ جو اس کے قرب اور معرفت الٰہی کی حقیقت سے آشنا ہونے کی دلیل ہے اور یہ انسان خدا تعالیٰ کی توحید اور اُس کی عظمت اور جلال کے ظہور کا موجب ہوا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک عینی اور زندہ ثبوت ہوتا ہے۔ اس رنگ سے اور اس لحاظ سے گویا خدا تعالیٰ کا ظہور اس میں ہو کر ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ظہور کا آیک آئینہ ہوتا ہے۔ اس حالت میں جب اس کا ذکر خدا نما آئینہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے یہ کہتا ہے وَاَنَا مِنْکَ ایسا انسان جس کو اَنَا مِنْکَ کی آواز آتی ہے اُس وقت دنیا میں آتا ہے جب خدا پرستی کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا ہے۔ اِس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا رسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور محض اپنے فضل و کرم سے اُس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا میں اُن لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے خبر ہیں اس کی اطلاع دوں۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں۔ اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا اَنتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْکَ''۔ (ملفوظات۔جلد سوم صفحہ 5,4 جدید ایڈیشن)

اپنے اندر ایک عظیم الشان تغیّر پیدا کرو

حضرت مصلح موعودؓ غفلت اور سُستی ترک کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''کہا جاتا ہے کہ خرچ نہیں۔ کیا صحابہ کے پاس خرچ ہوا کرتا تھا؟ کیا موت کے منہ آئی ہوئی قوم بجٹوں کو دیکھا کرتی ہیں؟ کیا عظیم الشان ارادوں والے لوگ اپنی کوتاہ دامنیوں کا کبھی خیال کیا کرتے ہیں؟ اپنی سستیوں کو چھوڑو، غفلتوں کو ترک کرو، اپنی تنگ دامنیوں کو بھول جاؤ۔ خدا نے انسان کے دل کو بڑی وسعت دی ہے۔ تم اس وسعت کو دیکھو جو خدا نے تمہارے دل میں پیدا کی ہے۔ تم اس کام کو دیکھو جو خدا نے تمہارے سامنے رکھا ہے۔ تم بنی نوع انسان کی ان تکلیفوں کو دیکھو جو کہ روحانی طور پر ان کو پہنچ رہی ہیں۔ تم مظلوموں کی ان آوازوں کو سنو جو خدا کا رستہ دکھانے کے لئے کرب اور اضطراب کے ساتھ بلند کی جا رہی ہیں۔ اور تم اس بات کو دیکھو کہ تمہارے ان کاموں کو کرنے والا کوئی نہیں۔ اور خدا کے ان وعدوں کو دیکھو جو تمہارے لئے کئے گئے ہیں اور اپنے اندر ایک عظیم الشان تغیّر پیدا کرو۔ جلد سے جلد علماء پیدا کرو۔ جلد سے جلد تبلیغ کا کام اپنے ہاتھ میں لو۔ جلد سے جلد لٹریچر پیدا کرنے اور اس کو شائع کرنے کی کوشش کرو۔ اور تم میں سے ہر شخص اپنے عمل میں تبدیلی پیدا کرے۔ اپنے دل میں محبت الٰہی پیدا کرے اور اپنے آپ کو اس قابل بنائے کہ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرے''۔ (سوانح فضل عمرؓ جلد چہارم صفحہ 402)

فرمودات خلفاء

روحانی طبابت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں اپنے پیشہ طبابت میں دیکھتا ہوں۔ ایک شخص آتا ہے کہ آپ کی دوا نے بہت فائدہ پہنچایا۔ دوسرا آ کے کہتا ہے کہ بہت ہی نقصان پہنچایا۔ پس میں نہ پہلی بات پر خوش ہوتا ہوں نہ دوسری پر غمناک۔ بلکہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ میرا کام ہمدردی ہے۔ دوائیں خدا کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ پس میں ان کو دیتا ہوں۔ جس کے لئے وہ چاہتا ہے نافع بنا دیتا ہے اور جس کے لئے وہ چاہتا ہے مضر۔ ایک خطرناک قریب المرگ مریض کو دو دن میں اچھا کر دیتا ہے اور ایک معمولی مریض کو ایک دو دن میں خلاف امید مار دیتا ہے اور میں الگ رہتا ہوں۔

اس نکتہ نے مجھے روحانی طبابت میں بھی حوصلہ اور صبر دیا ہے۔ میں نے سلسلہ درس کو قطع کر کے ان چند بیماریوں کے متعلق جو تم لوگوں میں دیکھیں خصوصیت سے وعظ کیا۔ اب جن کو خدا نے فائدہ پہنچانا تھا ان کو پہنچا دیا۔ جن کو نہیں پہنچانا تھا یعنی جنہوں نے فضل الٰہی کے جذب کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کیا اور بد پرہیزی نہیں چھوڑی، نسخہ استعمال نہیں کیا، ان کو فائدہ نہیں ہوا''۔

(خطبات نور۔صفحہ ۴۰۷)

تبلیغ کو وسیع کرو

ہندوستان کے احمدیوں کو خطاب کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

''اے عزیزو! مذہب کا تعلق کسی شخص یا چند افراد سے نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص کا تعلق خدا تعالیٰ سے براہ راست ہے۔ پس ہمت کرو اور دلوں کو مضبوط کرو اور تبلیغ کو وسیع کرو اور اپنے اردگرد کے ہر مذہب اور ملّت کے آدمیوں تک پیغام حق پہنچاؤ۔ خصوصاً قادیان کی جماعت کو چاہئے کہ اپنے اردگرد کے ہندوؤں اور سکھوں سے ایسے گھل مل کر رہیں اور ایسے پریم و محبت سے رہیں کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ احمدی ان کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ ان کے بدخواہ نہیں۔ حضرت باوا نانک کو دیکھو کہ کس طرح اکیلے اٹھے اور خالص اسلامی علاقوں ملتان اور ہزارہ (تک) چلے گئے۔ وہاں دعائیں کیں اور چلّہ کشیاں کیں اور اپنے سے محبت پیدا کرنے والے لوگ پیدا کر لئے۔ تم بھی اگر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو گے اور تہجد اور ذکر الٰہی پر زور دو گے تو تمہارے اردگرد کے رہنے والے لوگ تم سے دعائیں کروائیں گے، تم سے محبت کریں گے اور تمہاری بزرگی کا اثر ان کے دلوں پر ہو گا۔ اب تم میں سے ہر شخص یہ بھول جائے کہ وہ زید یا بکر ہے۔ بلکہ یہ یقین کر لے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ملک میں نمائندہ ہے۔ پس اپنے مقام کو سمجھو اور مجھے یہ خوشخبریاں بھجواؤ کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری زبانوں میں اثر دیا ہے اور جوق در جوق لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور تمہارے ایمانوں میں اتنی طاقت دی ہے کہ مالی حالت روز بروز درست ہوتی جا رہی ہے اور تبلیغ کا سلسلہ وسیع ہو رہا ہے۔''

(سوانح فضل عمر۔جلد چہارم صفحہ 405,404)

اداریہ

باہم مخالف ومتصادم عقائد کی نحوست

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان کارناموں اور فتوحات میں سے ایک بہت نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ آپؑ نے مسلمانوں کو باہم مخالف ومتصادم عقائد سے نجات دلا کر 'دین حنیف' کی طرف رہنمائی فرمائی۔

سب سے بنیادی مسئلہ توحید کا ہے۔ ہر مسلمان لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ یعنی کلمہ توحید پر ایمان لا کر شرک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے مگر عجیب بات ہے کہ اسلام کی اس سب سے نمایاں خوبی کو بھی مذہبی بحثوں اور لفظی موشگافیوں سے اس حد تک پہنچا دیا گیا کہ اب مسلمان کہلانے والے پیروں کی قبروں اور آستانوں پر جا کر ہر قسم کے مشرکانہ افعال وحرکات کا ارتکاب کرتے ہیں اور اسے عین اسلام قرار دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوت قدسیہ اور عظمت شان کی وجہ سے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک کے مقام پر فائز ہوئے اور آپ کو خاتم النبیین کا منصب ملا۔ بعض مسلمان کہلانے والوں نے 'تحفظ ختم نبوت' کے نام پر اپنا کاروبار چمکانے کی کوشش کی اور اس بات کو اتنا آگے بڑھا دیا کہ آپ کے نام اور مقام کو استعمال کرتے ہوئے صرف چندوں کے حصول پر ہی اکتفا نہ کی بلکہ قتل وغارت اور لوٹ مار شروع کردی۔ ایسی قبیح، شرمناک اور غیر اخلاقی حرکات کو جب رحمۃ للعالمینؐ کے نام کی طرف منسوب کر دیا جاوے تو ان کی قباحت و برائی میں خوفناک اضافہ ہو جاتا ہے۔ 'تحفظ ختم نبوت' کے نام پر غیر اخلاقی حرکتیں کرنے والوں کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے سارے شور شرابے اور دھواں دار تقاریر کے ساتھ ساتھ ختم نبوت کا تحفظ اس طرح کر رہے ہوتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ، زمانہ کے اثرات سے بے نیاز تسلیم کرتے ہوئے ان کی آمد کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ گویا اپنے ایک عقیدہ کی اپنے ہی دوسرے عقیدہ سے تغلیط وتردید کر رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ سیدھی سی بات سمجھنے کے لئے تو کسی بہت زیادہ منطق اور علم کی ضرورت نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی زندگی اور دوبارہ آمد کی گنجائش کیسے باقی رہ سکتی ہے۔

اس باہم متصادم عقیدہ میں یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام و منصب، ﴿رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْل﴾، بیان فرمایا ہے۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر زندہ ہونے اور آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی گمراہی اور بے راہروی کے وقت آسمان سے نازل ہونے کی صورت میں تو آپ ﴿کَافَّۃً لِلنَّاسِ﴾ رسول بن جائیں گے۔ اس طرح یہ عقیدہ نہ صرف براہ راست قرآن مجید سے متصادم بلکہ آنحضرت ﷺ کی عظمت وشان کے بھی منافی ہو جائے گا۔

اسلام سلامتی اور صلح پسندی کا مذہب ہے مگر مسئلہ جہاد کی جو تشریح عام طور پر کی جاتی رہی ہے اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ ہر وہ شخص جو متشدّد علماء کے پسندیدہ مخصوص عقائد پر عمل پیرا نہیں ہے وہ کافر اور واجب القتل ہے۔ اس فتویٰ کو پاکستان میں اس طرح اچھالا اور پھیلایا گیا کہ فسادات، خونریزی اور دہشت گردی ایک معمول بن گئی ہے۔ چونکہ عام طور پر اس فتویٰ کی زد احمدیوں پر پڑتی تھی اور اس وجہ سے کہ احمدی تعداد میں کم اور امن پسند تھے اس بات کی زیادہ پرواہ نہ کی گئی کہ اس غیر اسلامی، غیر اخلاقی، غیر انسانی رجحان کے نتیجہ میں بدامنی اور قانون شکنی کی جو ذہنیت عام ہوتی چلی جائے گی، اس کا نقصان صرف احمدیوں کو ہی نہیں ہوگا بلکہ اس کا نقصان اور وبال بڑھتا اور پھیلتا چلا جائے گا۔ چنانچہ آج پاکستان کی جو ناقابل رشک حالت ہے وہ اسی ''طالبان ذہنیت'' کی وجہ سے ہے جس کی تخم ریزی ''عُلَمَآءُ ھُمْ'' نے کی تھی اور احمدیوں کے قتل وغارت، لوٹ کھسوٹ سے اس کی برابر آبیاری کی تھی۔ دنیا میں دہشتگرد ملک کی شہرت اور ملک میں بڑھتی ہوئی انارکی اور خانہ جنگی ایسی خوفناک حدوں کو چھو رہی ہے کہ ہر شخص مجسم سوال بنا ہوا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ اور ہم کدھر جا رہے ہیں؟ اور ہمارا انجام کیا ہوگا؟ پاکستان کے دانشوروں اور لیڈروں میں یہ سوالات زیر بحث تو آتے ہیں مگر خوب سمجھتے ہوئے اور اچھی طرح جانتے ہوئے بھی یہ سچی بات کہنے سے ابھی بھی گریز کیا جاتا ہے کہ جب تک ملک کا ہر شہری برابر کے حقوق نہیں رکھے گا، جب تک صحیح اسلامی مساوات پر عمل نہیں کیا جائے گا، جب تک اسلام کی رواداری اور سلامتی کی راہ پر گامزن نہیں ہوا جائے گا، باہم متصادم عقیدہ اور قول وفعل کے اختلاف کی نحوست اور برے عواقب سے نجات حاصل نہیں کی جا سکے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یکرنگی اور اخلاص کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مَیں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت عملی حالت میں ترقی کرے گی کیونکہ وہ منافق نہیں اور وہ مخالفوں کے اس طرزِ عمل سے بالکل پاک ہے کہ جب حکام سے ملتے ہیں تو ان کی تعریفیں کرتے ہیں اور جب گھر میں آتے ہیں تو کافر بتلاتے ہیں۔ سنو اور یاد رکھو کہ خدا اس طرزِ عمل کو پسند نہیں فرماتا۔ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور محض خدا کے لئے رکھتے ہو۔ نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور بدی کرنے والوں کو معاف کرو۔ کوئی شخص صدیق نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ یکرنگ نہ ہو۔ جو منافقانہ چال چلتا ہے اور دو رنگی اختیار کرتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے..........''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 323 جدید ایڈیشن)

(عبدالباسط شاھد)

مَیں خیال ہوں کسی اور کا مجھے سوچتا کوئی اور ہے
سرِ آئینہ مرا عکس ہے پسِ آئینہ کوئی اور ہے

مَیں کسی کے دستِ طلب میں ہوں تو کسی کے حرفِ دعا میں ہوں
مَیں نصیب ہوں کسی اور کا مجھے مانگتا کوئی اور ہے

عجب اعتبار و بے اعتباری کے درمیان ہے زندگی
مَیں قریب ہوں کسی اور کے مجھے جانتا کوئی اور ہے

مری روشنی ترے خد و خال سے مختلف تو نہیں مگر
تُو قریب آ تجھے دیکھ لوں تو وہی ہے یا کوئی اور ہے

تجھے دشمنوں کی خبر نہ تھی مجھے دوستوں کا پتہ نہیں
تری داستاں کوئی اور تھی مرا واقعہ کوئی اور ہے

وہی منصفوں کی روایتیں وہی فیصلوں کی عبارتیں
مرا جرم تو کوئی اور تھا یہ مری سزا کوئی اور ہے

کبھی لوٹ آئیں تو پوچھنا نہیں دیکھنا انہیں غور سے
جنہیں راستے میں خبر ہوئی کہ یہ راستہ کوئی اور ہے

جو مری ریاضتِ نیم شب کو سلیمؔ صبح نہ مل سکی
تو پھر اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ یہاں خدا کوئی اور ہے

(سلیم کوثر)

نہ ترا خدا کوئی اور ہے نہ مرا خدا کوئی اور ہے
یہ جو قسمتیں ہیں جدا جدا ، یہ معاملہ کوئی اور ہے

تیرا جبر ہے مرا صبر ہے تری موت ہے مری زندگی
مرے درجہ وار شہید ہیں ، مری کربلا کوئی اور ہے

کئی لوگ تھے جو بچھڑ گئے ، کئی نقش تھے جو بگڑ گئے
کئی شہر تھے جو اجڑ گئے ، ابھی ظلم کیا کوئی اور ہے

تمہی قاتلوں کے گواہ تھے ، تمہی شاہ و میر و سپاہ تھے
مگر آج دیکھ لو وقت نے ، کِیا فیصلہ کوئی اور ہے

نہ تھا جس کو خانۂ خاک یاد ، ہُوا نذرِ آتشِ ابر و باد
کہ ہر ایک دن سے الگ ہے دن جو حساب کا کوئی اور ہے

ہوئے خاک دُھول تو پھر کُھلا ، یہی بامراد ہے قافلہ
وہ کہاں گئے جنہیں زُعم تھا کہ رہِ وفا کوئی اور ہے

یہ ہے ربط اصل سے اصل کا ، نہیں ختم سلسلہ وصل کا
جو گرا ہے شاخ سے گُل کہیں تو وہیں کِھلا کوئی اور ہے

وہ عجیب منظرِ خواب تھا کہ وجود تھا نہ سراب تھا
کبھی یوں لگا نہیں کوئی اور ، کبھی یوں لگا کوئی اور ہے

کوئی ہے تو سامنے لایئے ، کوئی ہے تو شکل دکھایئے
ظفرؔ آپ خود ہی بتایئے ، مرے یار سا کوئی اور ہے

(صابر ظفرؔ)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل علی اللہ

عطاء المجیب راشد۔ لندن

(تیسری اور آخری قسط)

واقعہ ہجرت میں توکل علی اللہ

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی میں مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کا واقعہ ایک غیر معمولی عظمت اور اہمیت کا واقعہ ہے۔ اس واقعہ سے اسلامی سن ہجری کا آغاز ہوتا ہے۔ بظاہر ایک واقعہ ہے لیکن اس میں آپ کے توکل علی اللہ کے بے شمار پہلو جلوہ گر ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس عظیم تاریخی واقعہ کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا جائے اور اس میں آپ کے توکل علی اللہ کے تابندہ گوہر تلاش کئے جائیں۔

تیرہ سالہ مکّی دور کا ایک ایک دن پہاڑ کی مانند تھا۔ مکہ میں حالات نازک ہوتے جا رہے تھے لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مدینہ میں اسلام کا پودا لگ چکا تھا اور تیزی سے نشوونما پا رہا تھا۔ بذریعہ خواب آپ کو ہجرت کا اشارہ مِل چکا تھا۔ چنانچہ آپ نے صحابہ کو اجازت عطا فرمائی کہ وہ مدینہ ہجرت کر جائیں۔ رفتہ رفتہ یہ مرحلہ آ گیا کہ اب مکہ میں آپ کے ساتھ گنتی کے چند افراد رہ گئے۔ کفارِ مکہ نے دارالندوہ میں اکٹھے ہو کر یہ طے کیا کہ رات کے وقت آپ پر یکدفعہ حملہ کر کے آپ کو قتل کر دیا جائے اور حملہ کرنے میں سب قبائل کے نمائندے شامل ہوں تا کہ سب سے انتقام نہ لیا جا سکے۔ اِدھر کفار نے یہ فیصلہ کیا اُدھر عَلَّامُ الْغُیُوب خدا نے اپنے حبیب ﷺ کو کفار کے اس ارادہ کی اطلاع دیتے ہوئے ہجرت کی اجازت عطا فرما دی۔ آپ کے توکل علی اللہ کا کیسا ایمان افروز نظارہ ہے۔ دنیا کے صاحبانِ اقتدار تو خطرہ کے وقت بھاگنے میں سب سے آگے ہوتے ہیں اور رسولِ خُدا ﷺ کا نمونہ یہ ہے کہ آپ نے سب کو پہلے بھجوایا اور خود اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے آخر وقت تک مکّہ میں مقیم رہے اور اُس وقت تک وہاں سے ہجرت نہ کی جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہ مِل گئی۔ یہ واقعہ اتنا عظیم ہے کہ ایک مشہور غیر مسلم مستشرق tanley Slane-poole نے اس کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ:

Like the captain of a sinking ship, the Prophet would not leave till all the crew were safe. *(Studies in a mosque, 1966 Khayats Beirut, Page 60)*

ایک ڈوبتے ہوئے جہاز کے کپتان کی طرح محمد ﷺ آخر دم تک مکہ میں ٹھہرے رہے! اس مصنف نے نہایت شاندار انداز میں آپ کی جرأت، استقامت اور توکل علی اللہ کو کتنا عظیم خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ حق یہ ہے کہ آپ اس دین کے پیغمبر اور اس پیغام کے علمبردار تھے جس کا محافِظ خود خدا تھا۔ اور اِسی خدا پر کامِل توکل اور بھروسہ کی بنا پر آپ پورے یقین اور اطمینان کے ساتھ، جرأت و استقامت کا پیکر بنے آخری وقت تک مکہ کی بستی میں قیام پذیر رہے۔

پھر جن حالات اور جس انداز میں آپ نے ہجرت فرمائی اس میں قدم قدم پر توکل علی اللہ کے ایمان افروز مناظر نظر آتے ہیں۔ جونہی آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا اذن ملا آپ فوراً اس ہجرت کے لئے تیار ہو گئے جبکہ حالت یہ تھی کہ ہر طرف موت کے سائے منڈلا رہے تھے۔ چاروں طرف سے دشمنوں نے آپ کو گھیرا ہوا تھا۔ لیکن آپ ان سب خطرات سے بے نیاز اپنے قادر و توانا مولیٰ پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے اس حال میں روانہ ہوئے کہ صرف ایک ساتھی آپ کا شریکِ سفر تھا۔ کسی دنیاوی سہارے پر آپ کا بھروسہ نہ تھا۔ بھروسہ تھا تو صرف ایک خدا پر تھا جو بحر و بر کا مالک اور ہر جگہ حافظ و ناصر تھا۔

روایت میں آتا ہے کہ آپ کو ہجرت کی اجازت دوپہر کے وقت ملی۔ آپ کے توکل کی شان دیکھئے کہ آپ اسی وقت، چلچلاتی دوپہر میں، اپنے گھر سے نکلے اور مخالفانہ ماحول میں سے گزرتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور انھیں اس بات سے مطلع فرمایا اور رات کو روانگی کا پروگرام طے کر کے واپس تشریف لائے۔ دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ ایسے خطرناک حالات میں بڑے بڑے بہادروں پر کیا گزرتی ہے۔ گھبراہٹ اور خوف سے نبضیں چھوٹنے لگتی ہیں لیکن رسولِ پاک ﷺ توکل علی اللہ کی وجہ سے اطمینان اور یقین کی دولت سے مالا مال اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف تھے۔ مکہ کے لوگوں نے باوجود ہزار مخالفت کے اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھوائی ہوئی تھیں آپ نے یہ سب امانتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیں تا کہ قیامت تک کوئی شخص اس لاثانی امین اور صدیق پر انگشت نمائی نہ کر سکے۔ اور انہیں اپنے بستر پر لٹا کر اللہ پر توکل کرتے ہوئے رات کی تاریکی میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔

تصور کی آنکھ سے دیکھئے وہ کیا نظارہ تھا۔ آپ تن تنہا گھر سے روانہ ہوئے۔ اور اس حالت میں نکلے کہ کفارِ مکہ نے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ جان کے دشمن اور خون کے پیاسے درندے اس ڈیوٹی پر کھڑے ہیں کہ آپ نکلیں اور وہ آپ کے سلسلۂ حیات کو منقطع کر دیں۔ اللہ کا بندہ ان کے سامنے سے گزرا اور کچھ ایسا تصرف الٰہی ہوا کہ وہ اسے دیکھ نہ سکے۔ آسمانی فرشتوں کی حفاظت میں محفوظ و مامون نکل گیا اور کوئی اس کا بال بیکا نہ کر سکا۔ ایسے توکل علی اللہ اور نصرت الٰہی کی مثال باقی دنیا میں کہاں نظر آتی ہے! راستہ میں مقررہ جگہ پر حضرت ابوبکرؓ سے ملے اور تین میل کا فاصلہ رات کی تاریکی میں پیدل طے کر کے آپ جبلِ ثور کی چوٹی پر ایک متروک غار میں پناہ گزین ہو گئے۔ جہاں آپ نے تین رات قیام کیا۔

دوسری طرف مکہ میں یہ حالت تھی کہ صبح جب کفار کو معلوم ہوا کہ آپ مکہّ سے جا چکے ہیں تو دشمنوں پر عجیب دیوانگی طاری ہو گئی۔ ہر طرف آپ کی تلاش ہونے لگی اور اعلان کیا گیا کہ جو آپ کو زندہ یا فوت شدہ حالت میں لائے گا اسے ایک سو اونٹ بطور انعام دیئے جائیں گے۔ اس خطیر انعام کا سن کر سارے علاقے میں انعام کے متلاشی پھیل گئے۔ کفارِ مکہ نے ایک ماہر کھوجی کی خدمات حاصل کیں جو انہیں سیدھا ثور پہاڑ کی چوٹی پر واقع اس غار کے دروازہ پر لے آیا جس کے اندر آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ کھوجی کا کہنا تھا کہ یہ دونوں یا تو اس غار میں ہیں اور یا پھر آسمان پر چلے گئے ہیں۔ غار کا نقشہ کچھ اس طرح ہے کہ اندر سے آپ دونوں کو باہر کھڑے ہوئے جانی دشمنوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور ان کے پاؤں بھی نظر آتے تھے۔ اگر وہ ذرا بھی جھک کر غار کے اندر دیکھنے کی کوشش کرتے تو بات ختم ہو جاتی لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ غار کے دروازے پر مکڑی کے جالے اور کبوتری کے گھونسلے کی وجہ سے کسی دشمن نے اندر دیکھنے کا خیال تک نہ کیا اور اس امکان کو ہی رد کر دیا کہ کوئی شخص وہاں پر موجود ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کو محفوظ رکھا لیکن ذرا سوچئے کہ اس وقت وفا شعار اور جان نثار ابوبکرؓ کے دل پر کیا گزر رہی تھی۔ اپنا تو کچھ غم نہ تھا، فکر تھی تو یہ تھی کہ اگر دشمن نے دیکھ لیا تو پھر کیا بنے گا۔ اضطراب اور غم کی کیفیت ناقابلِ بیان تھی۔ دل بے قابو ہو رہا تھا۔ جذبات کو دبانا ممکِن نہ تھا۔ بے اختیار آپ کی زبان سے نکلا:

یا رسولَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں۔ اگر دشمن نے نظر جھکا کر دیکھ لیا تو پھر تو ہم پکڑے جائیں گے! لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں عبدِ کامل محمد مصطفیٰ ﷺ پر کہ حالات کی نزاکت کے پورے احساس کے باوجود، خوف اور ڈر اور مایوسی کا گزر تک آپ کے دل میں نہیں ہوا۔ وہ دل تو اللہ کے یقین سے پُر تھا۔ ایسا دل تھا جہاں خدائی نور اور سکینت کا بسیرا تھا۔ آپ نے یارِ غار کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (۹:۴۰) کہ اے میرے حبیب! میری محبت میں اپنی جان کو ہلکان کرنے والے! تم ڈرو نہیں، خُدا ہم دونوں کے ساتھ ہے۔ اس بات کا بھی غم نہ کرو کہ ہم دو ہیں۔ نہیں، ہم تین ہیں۔ ہمارا قادر و توانا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اس کے ساتھ ہوتے ہوئے پھر ڈرنے کی کیا بات ہے! کتنی عظمت اور رفعت ہے اس توکل علی اللہ میں کہ ہمالیہ کی چوٹیاں بھی اس کے مقابل کوتاہ نظر آتی ہیں۔

تین راتیں غارِ ثور میں گزارنے کے بعد آپ نے پھر سفر کا آغاز کیا۔ ایک اونٹنی پر آپ ﷺ اور ایک راہنما سوار تھے اور دوسری اونٹنی پر حضرت ابوبکرؓ اور آپ کے ایک غلام۔ آپ نے ساحلِ سمندر کا راستہ لیا اور تیزی سے سفر طے ہونے لگا۔ کفارِ مکہ نے آپ کو پکڑ کر لانے والے کے لئے جس انعامِ کثیر کا اعلان کر رکھا تھا اس کی جُستجو دلوں میں مچل رہی تھی۔ سراقہ بن مالک انعام کے لالچ میں آپؐ کے تعاقب میں نکلا اور اس نے آپ کو دیکھ لیا۔ وہ اس طرح آپ کی طرف لپکا جس طرح ایک شکاری اپنے شکار کی طرف لپکتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی آزمائش اور امتحان کا وقت تھا۔ بہادر سے بہادر انسان بھی ایسی حالت میں ہمت ہار دیتا ہے۔ لیکن قربان جائیے پیارے محمد مصطفیٰ ﷺ کی استقامت اور جرأت پر کہ آپ نے اس انتہائی خطرناک موقعہ پر ذرا برابر بھی پریشانی یا فکر کا اظہار نہیں کیا۔ آپ برابر قرآنِ مجید کی تلاوت میں مصروف رہے اور ایک بار بھی چہرہ مبارک پھیر کر دائیں بائیں یا پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔ یہ اس توکل علی اللہ کا نتیجہ تھا جو آپ کی روح میں بسا ہوا تھا۔ آپ کو یقین تھا کہ کائنات کا خدا میرے ساتھ ہے اس کے حکم اور اس کی اجازت سے میں اس سفر پر نکلا ہوں اور وہی ہر جگہ میرا محافظ ہے! اس بات نے سراقہ کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور وہ ساری عمر اس بات کو نہ بھول سکا اور اپنی روایت میں بطورِ خاص اس بات کا ذکر کیا۔

اس موقعہ پر آپ کے یارِ غار پر کیا گزری؟ سراقہ نے بیان کیا کہ جب میں دونوں کے اتنا قریب آ گیا کہ مجھے تلاوت کی آواز سنائی دینے لگی اور آپؐ اب میرے نشانہ کی زد میں تھے تو غم کے مارے ابوبکرؓ کا یہ حال تھا کہ آپ اپنے محبوب کی جان کے خوف سے بار بار پلٹ کر دیکھتے۔ سخت اضطراب اور پریشانی آپ پر طاری تھی۔ حضرت ابوبکرؓ خود روایت کرتے ہیں کہ میں جذباتِ خوف سے مغلوب ہو گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو پکڑنے والا بالکل سر پر آ پہنچا ہے اور میں اپنے لئے نہیں بلکہ آپ کی خاطر فکر مند ہوں۔ اس پر ایک بار پھر آپؐ کی زبان مبارک سے وہی مبارک کلمات نکلے جن سے آپؐ کی روح کا خمیر اٹھایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ کہ اے ابوبکر ہرگز غم نہ کر۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ دشمن ہمارے سر پر آ گیا ہے تو پھر بھی گھبراؤ نہیں۔ سب قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہمارا خدا اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایسا حتمی یقین اور کامل توکل علی اللہ صرف اور صرف ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا کیا گیا تھا!

سراقہ اس تعاقب میں گھوڑے سے بار بار گرا اور سنبھلا اور بالآخر اپنا ارادہ ترک کر کے صلح کا ہاتھ بڑھاتے ہوئے معافی کا خواستگار ہوا۔ اس کا گھوڑا ریت میں دھنس گیا تھا جو آپؐ کی دعا کی برکت سے باہر نکلا۔ سراقہ نے جو کچھ دیکھا اور مشاہدہ کیا اس کی بنا پر اسے یقین ہو گیا کہ بالآخر آپ یقیناً غالب آئیں گے۔ اس خیال سے اس نے کمال دور اندیشی سے درخواست کی کہ مجھے امن کی تحریر عطا فرمائیں۔ چنانچہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر یہ تحریر لکھ کر اسے دے دی گئی۔ یہاں ایک لمحہ کے لئے رک کر ذرا یہ سوچئے کہ اس واقعہ میں بھی توکل علی اللہ کی کیسی ارفع شان نظر آتی ہے۔ آپ کتنی کسمپرسی اور خوف کی حالت میں، جان بچاتے ہوئے، حالتِ سفر میں ہیں۔ ہر طرف دشمن آپ کی تاک میں ہے اور ہر لمحہ جان کا خطرہ ہے لیکن یقین اور وثوق سے آپ کا دِل پر ہے کہ بالآخر اللہ تعالیٰ آپ کو یہ مقام عطا کرے گا کہ آپ ہی لوگوں کو امن کی ضمانت دیں گے اور بالآخر یہی تقدیر فتح مکہ کے روز بڑی شان کے ساتھ جلوہ گر ہوئی!

اس موقعہ پر آپ کے استغناء اور توکل علی اللہ کی ایک اور شان ظاہر ہوئی۔ سراقہ اس وقت آپ کا ممنونِ احسان تھا۔ آپ چاہتے تو اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ آپ جو کہتے وہ کرنے کو تیار ہو جاتا لیکن آپ کے توکل کا کمال تھا کہ آپ نے سراقہ سے کوئی فائدہ طلب نہیں کیا۔ نہ اس کو کوئی سزا دی بلکہ آپ نے تو نہ صرف اسے معاف کیا بلکہ امن کی ضمانت بھی لکھ کر

دی تا کہ بعد میں کبھی کوئی مسلمان اس سے انتقام نہ لے۔آپؐ نے اسے کوئی جھوٹی بات کہنے اور پھیلانے کو نہ کہا۔کہا تو صرف یہ کہا کہ بس ہمارے بارہ میں کسی سے ذکر نہ کرنا۔روایت میں آتا ہے کہ سراقہ نے واپسی سے قبل اپنے زادِ راہ میں سے کچھ حصہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا لیکن آپ نے اس مشرک کی طرف سے یہ امداد قبول نہ فرمائی۔حالتِ سفر میں انسان محتاج اور ضرورت مند ہوتا ہے اور بالعموم ہر امداد بخوشی قبول کی جاتی ہے۔لیکن رسولِ پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر توکل اور اپنی طبیعت کے استغناء کی وجہ سے ایک مشرک کی طرف سے ادنیٰ سا احسان قبول کرنا بھی پسند نہ فرمایا۔آپ کا مقام محسنِ انسانیت کا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے **الید العلیا** عطا فرمایا تھا اور آپ نے اس ہاتھ کو ہمیشہ بالا رکھا۔

(البخاری۔ کتاب بدء الخلق باب ہجرة النبی ﷺ و اصحابه الی المدینة۔و سیرة ابن ہشام و زرقانی)

سراقہ امان کی تحریر وصول کرنے کے بعد جانے لگا تو رسولِ پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر اپنے اس دشمن کو جو آپ کی جان لینے آیا تھا ایک ایسی نوید سنائی جس کو سن کر وہ حیران و ششدر رہ گیا آپ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:''سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے؟'' (اسد الغابة ذکر سراقة۔ بحواله سیرة خاتم النبین صفحه ۲۴۲)

یہ ایک ایسی بات تھی کہ ان حالات میں سوچی بھی نہ جاسکتی تھی۔ایسی ناقابلِ یقین کہ سراقہ جو اگرچہ مال و دولت کا متمنی تھا اور اسی دولت کے لالچ میں آپ کے تعاقب میں نکلا تھا لیکن جب سونے کے کنگنوں کا وعدہ دیا گیا تو یہ بات اس کے لئے بھی ناقابلِ یقین تھی۔وہ حیرت کی تصویر بن گیا اور اس نے بڑے تعجب سے پوچھا : کسریٰ بن ہرمز شہنشاہِ ایران؟ آپؐ نے فرمایا:''ہاں۔اسی بادشاہ کے سونے کے کنگن ایک دن تیرے ہاتھوں میں ہوں گے''۔یہ سن کر سراقہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور وہ حیرت میں گم ہوگیا۔کہاں عرب کے صحرا کا ایک بدو انسان اور کہاں شہنشاہِ ایران کے طلائی کنگن ! کیا واقعی ایک روز ایسا ہو گا؟ سراقہ کو کیا معلوم تھا کہ خدا کی تقدیر اسے اور ساری دنیا کو یہ نظارہ دکھانا چاہتی ہے کہ جو آج اللہ کے محبوب بندے محمد مصطفیٰ ﷺ کے خون کا پیاسا ہے اور دنیاوی دولت کے لالچ میں اس کے تعاقب میں بھاگا چلا آیا ہے یہی سراقہ ایک دن اپنا سر اسی حبیب خدا کے پاؤں پر رکھنا اپنا فخر سمجھے گا۔جو دنیا کی دولت کے لالچ میں آیا اسے خدا دین کی دولت سے مالا مال کرے گا اور بطور نشان دنیاوی دولت کی علامت کے طور پر وقت کے مشہور بادشاہ کے سونے کے کنگن اس کو عطا ہوں گے۔یہ نظارہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کو کشفاً دکھایا اور آپ نے کمال توکل علی اللہ سے، پورے یقین اور تحدّی سے اسی وقت اس کا اعلان بھی کر دیا کہ یہ خدا کی بتائی ہوئی بات ہے جو اپنے وقت پر لازماً پوری ہو کر رہے گی۔اور پھر دنیا نے دیکھا کہ قریباً سترہ سال بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں یہ بشارت لفظاً لفظاً پوری ہو کر رہی۔!

آٹھ دن کا یہ سفرِ ہجرت جو بظاہر ایک واقعہ ہے لیکن رسولِ پاک ﷺ کے توکل علی اللہ کے بے شمار ایمان افروز جلووں پر مشتمل ہے۔حق یہ ہے کہ آپؐ کی ساری زندگی اور آپ کا ہر قول و فعل توکل علی اللہ کے خمیر سے گندھا ہوا تھا !

آج دنیا کا ہر اسود و احمر امن و سکون اور سلامتی کا متلاشی ہے۔ہر جگہ یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ یہ مقصد کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔بظاہر اس بہت مشکل سوال کا آسان جواب یہ ہے کہ اپنے معاملات کلیةً خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینے سے اور توکل علی اللہ کے مفہوم کو حقیقی معنوں میں اختیار کرنے سے سب کچھ نصیب ہوسکتا ہے۔حضرت مسیح پاک موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

''یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے''۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحه ۴۵)

اور اگر یہ سوال ہو کہ اس سفر کی منازل کیا ہیں اور ہم کس طرح ان منازل سے گزر کر منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں؟ تو اس کا ایک ہی جواب ہے کہ جس ذات کو خدا تعالیٰ نے ہر خُلق میں اسوۂ حسنہ قرار دیا اور جس نے مکارم اخلاق کی ہر چوٹی کو سر کیا۔وہی ایک ہے جو اس منزل کے لئے ہمارا ہادی اور رہنما ہوسکتا ہے۔ہماری خوش قسمتی اور سعادت ہے کہ ہم اس ہادیٔ کامل کے پیروکار ہے۔وہ ہمارا آقا ہے اور ہم اس کے غلام۔دیکھو ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ نے کس طرح اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کر کے توکل علی اللہ کی بلند ترین چوٹیوں کو تاراج کیا اور اسی توکل کی برکت سے اس نے مقام محمود پایا، نفس مطمئنہ اس کو عطا ہُوا اور خدا تعالیٰ سے قرب اور محبت کا وہ مقام اسے نصیب ہُوا جس سے قریب تر کوئی اور مقام نہیں۔

دیکھو اور سنو! کہ آج ہمارے لئے اس کے علاوہ کوئی اور راستہ فلاح اور نجات کا نہیں کہ ہم اس ہادیٔ کامل، فخرِ دوعالم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی پیروی کریں کہ آج ہر خیر و برکت اس کے قدموں سے وابستہ کردی گئی ہے۔پس اے محمدؐ عربی کے غلامو! جو اس کی محبت کو اپنے سینوں میں بسانے والے ہو! اپنے اس دعویٔ محبت کو سچ کر دکھاؤ اور اس کی روشن کی ہوئی راہوں پر چلتے ہوئے توکل علی اللہ کی منازل کو طے کرتے چلے جاؤ۔یاد رکھو کہ اسی راہ سے تمہیں حقیقی نجات نصیب ہوگی اور اسی راہ سے خدا تعالیٰ کی محبت تمہیں عطا ہوگی۔دیکھو ہمارے محبوب نے ہمیں یہ نوید سنائی ہوئی ہے: ﴿اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران: ۳۲) کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔خدا کرے کہ محمد عربی ﷺ کے نقوشِ پا کی برکت سے ہم سب کو خدا کی محبت کی یہ لازوال دولت نصیب ہو جائے۔آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

❁❁❁❁❁

وہ عورت جس نے اپنی عزّت کو محفوظ رکھا

(تحریر فرمودہ :حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ)

دنیا میں ہر زمانہ میں بے تعداد عورتیں ہوئیں جو پاک دامن تھیں اور اب بھی ہیں۔ایسی عورتیں نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ غیر مسلموں میں سے بھی ہوئیں اور ہیں۔عورت فطرتاً عفت پسند، بدنامی سے بچنے والی اور پاکدامن ہوتی ہے اور غیر مسلم لوگوں میں بھی ایسی عورتوں کی کمی نہیں۔اس لئے ﴿وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا﴾ (التحریم :13)۔ترجمہ:اور پھر اللہ مومنوں کی حالت مریم کی طرح بیان کرتا ہے جو عمران کی بیٹی تھی۔جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا تھا کی آیت کا کیا مطلب ہوا۔کہ عمران کی بیٹی مریم نے پاکدامنی اختیار کی تو ہم نے اسے یہ انعام دیا کہ مسیح جیسی مقدس روح اُسے عطا فرمائی۔

اگر پاکدامنی کا ایک عظیم الشان اجر ہے تو کروڑوں خدا کی بندیاں ہیں جنہوں نے بدکاری نہیں کی۔بلکہ بہت ساریوں نے ساری عمر بیوگی یا تجرّد میں ہی گزار دی اور پاکدامن رہیں۔ان کو یہ انعام کیوں نہیں ملا؟

سو حقیقت اس پاکدامنی کی یہ ہے کہ دنیا میں ملکوں اور قوموں اور حکومتوں کے نظام کے لحاظ سے عورتیں عموماً کسی نہ کسی حفاظت کے ماتحت ہوتی ہیں۔اس لئے ان کی پاکدامنی بہت حد تک اس حفاظت کی وجہ سے ہے جو والدین ،رشتہ دار، برادری اور رسم و رواج ان کی کرتے ہیں۔انسانی اخلاق بھی اس کا محافظ ہے اور بالآخر تقویٰ یا خدا کا خوف۔ان میں سے آخری بات یعنی باوجود تمام مواقع اور آزادیوں کے موجود ہونے کے جو عورت محض خدا کے خوف سے اپنی پاکدامنی کو قائم رکھے، خدا کے ہاں اس کو عظیم الشان اجر ملتا ہے۔دوسروں کی عفّت رواجی ہے۔اس عورت کی عفت علیٰ وجہ البصیرت اور ایمان اور تقویٰ کی وجہ سے ہے۔

رواجی عفیفہ کی بابت ہمیں کیا معلوم کہ اگر حالات بدل جاتے تو اس کی عفّت کا کیا حال ہوتا۔اس کی عفت کا ثواب گورنمنٹ اور سوسائٹی کو ملنا چاہئے۔مگر وہ عورت ایک دُرِّ بے بہا ہے جو اللہ کے خوف اور محض اس کے تقویٰ کی وجہ سے اپنی پاکدامنی کو قائم رکھے۔اور پھر ان میں سے وہ عورت تو دُرِّ شاہوار ہے جو باوجود مخالف حالات اور ہر طرف بدکاروں کی یورش اور باوجود ہیکل میں مردوں کے درمیان اکیلے رہنے اور ان کے ماتحت زندگی بسر کرنے اور باوجود نہایت حسین و جمیل ہونے کے پھر بھی اکیلی شیطان کے لشکر سے جنگ کرتی رہے اور اپنی عصمت کو برقرار رکھے۔سو مریم صدیقہ چونکہ ایسی ہی تھی اس لئے اس کو بسبب خاص امتیاز کے یہ اجر ملا۔دوسری عورتوں کی عصمت کی حفاظت اور لوگ کرتے ہیں مگر مریم نے اپنی عصمت کو خود بچایا۔

ذرا تصور تو کرو ان حالات کا کہ ایک نوجوان بھولی بھالی لڑکی بیت المقدس میں بطور نذر چڑھائی گئی ہو۔وہ وہیں ان خداوندانِ نعمت کے ماتحت پلی ہو۔چاروں طرف ان فقیہی فریسیوں کے حجرے اور خلوت خانے ہوں جو اسی کی قوم کے معزز ترین لوگ ہوں۔وہی اس جگہ کے مالک اور ابناء اللہ کہلاتے ہوں اور ان کی بدکاریوں کی وجہ سے خدا اس سلسلہ کو ہی تباہ کرنے پر تُلا ہوا ہو۔اور مقدسوں کی یہ حالت ہو کہ جب ایک زانیہ کو سنگسار کرنے کے وقت ان سے کہا جائے کہ جس نے خود یہ فعل نہ کیا ہو وہی اس سنگساری میں حصہ لے تو یہ سُن کر خاموشی کے ساتھ وہ سارے کا سارا گروہ وہاں سے چل دیتا ہو۔گویا وہ سب اقراری بدکار ہوں۔کیا ایسے لوگوں کی بابت کبھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ ایک جوان خوبصورت بے یارو مددگار لڑکی کو اکیلی اپنی ہیکل میں کمزور اور گوشہ گزین دیکھ کر انہوں نے اس پر کیا کیا ڈورے نہ ڈالے ہوں گے۔اور کیسا کیسا اُسے تنگ نہ کیا ہو گا۔اشاروں کنایوں، عشقیہ اشعار ، وعدوں ،وعیدوں، پیغاموں بلکہ بعض دفعہ اپنی چیرہ دستیوں اور رستے روک کر کھڑے ہو جانے سے اس معصوم صدیقہ کی زندگی نہ تلخ کر دی ہوگی۔کوئی کہتا ہوگا کہ تو ہیکل کی نذر ہے اور ہم ہیکل کے مالک ہیں۔کوئی کسی بہانہ سے بات کرتا ہوگا، کوئی کسی بہانہ سے۔غرض میں تو لرز جاتا ہوں کہ اس پاکباز عفیفہ نے اپنی جوانی کے دن اس آگ میں کیونکر گزارے ہوں گے یہانتک کہ آخر اس کو یہ زندگی ان بھیڑیوں کے درمیان موت سے بدتر معلوم ہونے لگی اور تنگ آکر باوجود نذر ہیکل ہونے کے وہ ان لوگوں سے بھاگی اور ﴿مَکَانًا شَرْقِیًّا﴾ میں پناہ لی اور ان سے چھپ کر پردے میں بیٹھ گئی۔﴿فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا﴾ (مریم :18) ترجمہ:اور (اپنے اور) ان (یعنی رشتہ داروں) کے درمیان پردہ ڈال دیا۔

اس وقت رحمت خداوندی جوش میں آئی اور اس سخت ترین ابتلاء میں کامیابی پر پھر اللہ تعالیٰ نے اسے حقیقی پاکدامنی کا سرٹیفکیٹ دیا۔اپنا فرشتہ اس پر نازل کیا اور اپنی طرف سے اُسے ایک نور بخشا جس کا نام مسیح تھا۔یہی حالات تو تھے جن کا علم ہونے پر مسیح جیسا حلیم شخص بھی ایسے درندوں کے خلاف اتنا جوش میں تھا کہ ان کو اے حرام کارو ،اے بدکارو ،اے سانپو اور سانپ کے بچو اور اے ملعونو کے نام سے مخاطب کیا کرتا تھا۔کہ ان بدذاتوں نے میری ماں کے ساتھ کیا کیا سلوک کیا۔

پس مریم کا انعام عام پاکدامنی کا انعام نہ تھا بلکہ اس لئے تھا کہ اس نے اپنے گوہر عصمت کو باوجود ہر طرف کے خوفناک حملوں کے محفوظ رکھا اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے تقویٰ کے لئے اُسے بچایا نہ کہ رواج کی پابندی سے۔اللہ تعالیٰ اس پر بڑے بڑے فضل کرے اور ہماری عورتوں کو اس کی اتباع کی توفیق بخشے۔آمین

(مضامین حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحبؓ جلد دوم صفحہ925-928)

❁❁❁❁❁

MOT

Cars: £35 Vans: £40

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon -` London

Tel: 020 8542 3269

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم نے تو دنیا میں پھیلنا ہے۔ لیکن ہر احمدی کا بھی یہ فرض ہے کہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے کوشش میں لگ جائے۔

آگے بڑھیں اور دنیا میں خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے اللہ کا مددگار بنیں اور ان برکتوں اور فضلوں سے حصہ لیں جو خدا نے اپنا پیغام پہنچانے والوں کے لئے رکھی ہیں۔

فرانس اور سپین کے دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نہایت روح پرور اور ایمان افروز واقعات کا بیان۔

ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے ممالک میں زلزلہ سے متأثرین کی امداد کے سلسلہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت کی جانے والی خدمات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز–فرمودہ 28رجنوری 2005ء بمطابق 28رصلح 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 178 ممالک میں جماعت قائم ہے اور احباب جماعت ہر جگہ، ہر ملک میں اخلاص و وفا میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر ملک کی جماعت کی یہ خواہش ہے کہ خلیفۂ وقت کا دورہ ان کے ملک میں ہو۔ کیونکہ خلیفۂ وقت کے دورے سے جماعت میں کام کرنے کی رفتار میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

ابھی گزشتہ دنوں امیر صاحب نائیجیریا اور ایک اَور نائیجیرین دوست آئے ہوئے تھے، انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ خلفاء کے دورے کے بعد ہمیشہ جماعت میں ایک خاص تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور کہنے لگے کہ گزشتہ سال آپ کے دورے کے بعد بھی جماعت میں خاص جوش پایا جاتا ہے۔ الحمدللہ کہ جماعت اپنے اخلاص و وفا کی وجہ سے جو اُسے خلافت سے ہے ان دوروں کی وجہ سے اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن فائدہ تبھی ہے جب ان تبدیلیوں کو مستقل اپنے اندر جاری کر دیا جائے، تبدیلیوں کا اثر مستقل رہے، یہ نہیں کہ کچھ عرصہ بعد آگے قدم بڑھنے کی بجائے وہیں پر کھڑے ہو جائیں، تبدیلیوں کا اثر زائل ہونا شروع ہو جائے۔ کیونکہ اگر کھڑے ہو گئے تو پھر پیچھے جانے کا خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر قدم آگے بڑھنے شروع ہوئے ہیں تو یہ اب زندگی کا معمول بن جانا چاہئے، روزمرہ کا حصہ بن جانا چاہئے۔ رفتار میں کمی بیشی تو ہو سکتی ہے لیکن قدم رکنے کبھی نہیں چاہئیں۔ ہر سال تو ہر ملک کے دورے ہو بھی نہیں سکتے کہ آ کر پھر دھکا لگایا جائے اور پھر آپ چلیں۔ پھر بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں حالات یا مجبوریوں کی وجہ سے دورے نہیں ہو سکتے۔ اگر سب ممالک دوروں کی انتظار میں رہیں گے تو پھر جس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اس مقصد کا حصول تو بڑا مشکل ہو جائے گا۔ مقصد یہی ہے کہ اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں اور اس پیغام کو بھی آگے پہنچانا ہے۔ اب جو اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی جو حقیقی تعلیم ہمیں دی ہے وہ خلیفۂ وقت کی آواز میں سب تک پہنچ رہی ہے۔ اس آواز کے پہنچنے میں تو کوئی روک نہیں ہے، اس کو تو کسی ملک کا ویزا درکار نہیں ہے، اس کو تو کسی ملک کے مُلاّں کی مرضی کے مطابق خطبات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ہوائی لہروں پر ہر گھر میں، ہر شہر میں، اپنی اصلی حالت میں اسی طرح اتر رہی ہے جس طرح اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا۔

پس جو تبدیلیاں پیدا کی ہیں ان کو عارضی تبدیلیاں نہ بنائیں بلکہ یہ تبدیلیاں اب زندگی کا حصہ بن جانی چاہئیں۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنی زندگیوں کا حصہ بھی بنائیں اور اپنے ماحول کو بھی بتائیں۔ ان کو بھی اس نعمت سے فیض اٹھانے کی طرف توجہ دلائیں۔ یہ نہ ہو کہ احمدیت کا پیغام کسی جگہ نہ پہنچا ہو اور اس جگہ کے رہنے والے یہ شکوہ کریں کہ کیوں یہ پیغام ہمیں نہیں پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ آپ کے پیغام نے دنیا میں پھیلنا ہے اور ضرور پھیلنا ہے انشاء اللہ اور کوئی طاقت اس کو پھیلنے سے نہیں روک سکتی۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’مَیں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک مَیں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں، تمام دنیا اپنی سچائی کی تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے حرف حرف اور لفظ لفظ کو زندگی بخشتی ہے۔ اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اِس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟‘‘۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فتح تو مقدر ہے۔ آپؑ کی تعلیم نے تو دنیا میں پھیلنا ہے۔ لیکن ہر احمدی کا بھی یہ فرض ہے کہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے کوشش میں لگ جائے۔ افریقن ممالک میں خاص طور پر جس طرح پہلے کوشش ہوتی رہی ہے اب پھر وہی کوشش کریں۔ جیسے پہلے منظّم ہو کر احمدیت کا پیغام پہنچایا تھا، اب پھر اس طرف توجہ دیں۔ پہلے تربیت میں جو کمی رہ گئی تھی ان کمیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں اور جلد سے جلد اپنے ملک کے تمام نیک فطرت شہریوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام بنا دیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے۔ آسمانی تائیدات لوگوں کے دلوں پر بھی اتر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ مختلف ذریعے سے تنبیہ بھی کر رہا ہے، اس کے نظارے بھی ہم ہر جگہ دیکھ رہے ہیں۔ اس کے نظارے طوفانوں اور زلزلوں کی صورت میں نظر آ رہے ہیں۔ ایک خدا کو بھلانے کی وجہ سے انسان انسان کے خلاف جو ظالمانہ حربے استعمال کر رہا ہے وہ اس لئے نظر آ رہے ہیں۔ ایک ہی ملک کے شہری ظالمانہ طریق پر ایک دوسرے کا قتل عام کر رہے ہیں، وہ اسی وجہ سے ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ مسلمان کہلانے والے بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔

پھر مغرب کے نام نہاد امن کے علمبردار، امن کے نام پر ملکوں کی شہری آبادیوں کو تہس نہس کر رہے ہیں، تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنے پیسے سے غریب لوگوں کی مدد کریں، ان کی بھوک مٹائیں، اس کی بجائے اس پیسے سے تباہی پھیلا رہے ہیں۔ تو یہ سب کچھ چاہے وہ قدرتی آفات ہوں یا اللہ تعالیٰ نے دلوں میں سختی پیدا کر دی ہو جس سے انسان اپنی اقدار ہی بھول گیا ہے اور ایک دوسرے کو جانوروں کی طرح نوچنے اور بھنبھوڑنے لگ گیا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو بھول گیا ہے اور زمانے کے امام کو پہچاننے سے انکاری ہے یا خدا کے خوف کی جگہ بندوں کے خوف نے لے لی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ مجھ سے اور صرف مجھ سے ڈرو۔ انسان کو اپنا بندہ بنانے کے لئے، اس کی اصلاح کے لئے، خدا تعالیٰ ہر زمانے میں اپنے کسی خاص بندے کو مبعوث فرماتا ہے اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث فرمایا ہے۔ یہ دنیا جو خدا کو بھلا بیٹھی ہے اس کو خدا کی طرف لائیں۔ اور آج یہی پیغام لے کر ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک واحد خدا کی پہچان کروائے۔ پس اس لحاظ سے ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے۔ اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کریں، اپنے آپ کو بھی تقویٰ کے اعلیٰ معیار تک پہنچائیں اور دنیا کو بھی اس حسین تعلیم سے آگاہ کریں۔ اس انتظار میں نہ رہیں، جہاں جہاں اور جن جن ملکوں میں بھی احمدی ہیں، کہ خلیفہ وقت کا دورہ ہوگا تو اس کے بعد ہی ہم نے اپنے اندر تیزی پیدا کرنی ہے۔ یہ وقت ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آسمان پر بھی جوش ہے۔ پس آگے بڑھیں اور دنیا میں خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے اللہ کے مددگار بنیں۔ اور ان برکتوں اور فضلوں سے حصہ لیں جو خدا نے اپنا پیغام پہنچانے والوں کے لئے رکھی ہیں۔ یہ کام تو ہونا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کا وارث بنانے کے لئے یہ موقع دیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کی تقریباً سب جماعتوں کی خواہش ہے کہ میرے دورے ہوں تاکہ ان میں تیزی پیدا ہو۔ وہ تو ہوں گے انشاء اللہ اور ہو بھی رہے ہیں لیکن اپنے اس کام کو بھی ہر جماعت کو جاری رکھنا چاہئے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان دوروں کی وجہ سے جماعت کو جو خلافت سے تعلق ہے اس میں تیزی پیدا ہو بھی جاتی ہے۔ لیکن ہم اس انتظار میں بیٹھ بھی نہیں سکتے کہ خلیفۂ وقت کا دورہ ہوگا تو کام ہوگا۔ وہ براہ راست ہم سے مخاطب ہوگا تو کام ہوگا۔ کام بہرحال ہوتے رہنے چاہئیں۔ جہاں تک میرے دوروں کا تعلق ہے، گزشتہ سال میں بھی جس حد تک ممکن تھا دورے کئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور جماعت کے مخلصین کی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے بھی دیکھے، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ آپ کی جماعت نے غالب آنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ہمیں موقع دے کر ان فضلوں کا وارث بنا رہا ہے۔

اب گزشتہ دنوں جو مَیں نے دورہ کیا ہے اس کا بھی تھوڑا سا حال بیان کر دیتا ہوں۔ فرانس اور سپین کے دوروں اور جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی، وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی تائید و نصرت کے بے شمار نظارے دیکھے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس میں ہماری کسی کوشش یا ہوشیاری یا چالاکی کا دخل ہے تو وہ غلط بیانی سے کام لینے والا ہے، وہ جھوٹ بولنے والا ہے۔ فرانس کے جلسے میں، فرانس کی جماعت کو بھی امید نہیں تھی جس طرح وہاں کے سربراہوں، صدر اور وزیراعظم نے اور دوسرے وزیروں نے پیغام بھجوائے، اس میں کسی انسانی کوشش کا دخل نہیں تھا۔ خاص طور پر ان حالات میں جب ہر جگہ مغربی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف ایک فضا قائم ہوئی ہوئی ہے۔ اور پھر وہاں چند دن پہلے ہی وزارت داخلہ نے امیر صاحب فرانس کو بلا کر سوال جواب کئے۔ وہ کہتے ہیں کئی آدمیوں کا پینل تھا اور اس طرح وہ جماعت اور اسلام کے بارے میں تابڑ توڑ اور سخت لہجے میں بات کر رہے تھے اور امیر صاحب سے سوال کر رہے تھے کہ کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ ہمارے جلسے میں بھی روک ڈالیں گے۔ پھر جس علاقے میں ہمارا مشن ہاؤس ہے اور جہاں جلسہ ہوا، وہ بھی ایسے لوگوں کا علاقہ ہے جن کو مذہب سے کم ہی تعلق ہے اور مسلمانوں کے خلاف تو خاص طور پر ان جگہوں پر فضا قائم ہوئی ہوئی ہے۔ اور اس جگہ بھی انتظامیہ کو یہ خطرہ تھا کہ جلسے میں کہیں روک ڈالنے کی کوشش نہ ہو، علاقے کے لوگ کوئی اعتراض نہ اٹھانے شروع کر دیں۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

Nayaab Travel Fernreisen

احمدی احباب کے لئے ڈسلڈورف میں دنیا بھر کے خوشگوار سفر اور کم قیمت ٹکٹوں کے لئے ایک ہی نام۔ نایاب ٹریول۔

مزید معلومات اور فوری بکنگ کے لئے بی۔ بیگ اور نصیر بیگ سے رابطہ کریں

لندن جانے کے لئے فیری کے سستے ٹکٹ ہم سے خرید فرمائیں

Tel: 00 49 - 211 - 2205611   Fax: 00 49 - 211 - 220 5613

e-mail: nayaab@web.de

Pionier Str. 15 40215 - Dusseldorf (Germany)

پھر اس علاقے کے میئر بھی لمبا عرصہ ہمارے خلاف رہے ہیں اور چند سال پہلے مشن ہاؤس اور مسجد کو بھی میئر نے خود آ کے سِیل (Seal) کر دیا تھا۔ اور نہ صرف مسجد کو سِیل (Seal) کر دیا تھا بلکہ جوتوں سمیت مسجد کے اندر چلے گئے تھے۔ اور پھر ہمارے وہاں کے لوگوں کو بھی سخت برا بھلا کہا، جماعت کو بھی سخت برا بھلا کہا۔ اس کی طرف سے بھی فکر تھی تو جماعت نے اس کو بھی جلسے پر آنے کی دعوت دی تھی اور ان کا خیال ہے کہ وزارت داخلہ نے بھی ان کو کہا تھا کہ نمائندگی کریں اور جلسہ اٹینڈ کریں۔ تو بہرحال میئر نے آنے کی حامی تو بھر لی تھی کہ آؤں گا لیکن صرف چند منٹ کے لئے۔ لیکن پھر چند منٹ کی بجائے پورا وقت جو میری تقریر کا آخری سیشن تھا اس کے خاتمے تک بیٹھے رہے۔ اور پھر یہ کہ کجا وہ وقت تھا کہ مسجد میں میئر صاحب جوتوں سمیت آئے تھے اور کجا یہ کہ سٹیج پر آنے سے پہلے جوتے اتار رہے تھے۔ اور پھر اپنا پیغام بھی دیا۔ میری جلسے کی تقریر کا فرنچ میں ترجمہ ہو رہا تھا وہ بھی سنا اور جاتے ہوئے امیر صاحب کو کہہ گئے کہ اس تقریر کو لکھوا کر مجھے دو مَیں وزیر داخلہ کو دوں گا۔ اسلام کا یہ پہلو تو پہلی دفعہ سننے اور دیکھنے میں آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا کہ اب مَیں تمہارے ہر کام میں تمہاری مدد کے لئے تمہارے ساتھ چلوں گا۔ تو یہ تبدیلیاں، یہ دلوں کو پھیرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ پھر اس بات سے بھی بڑے متاثر تھے کہ ایم ٹی اے کے ذریعے سے قادیان والے یہاں کے نظارے دیکھ رہے ہیں اور ہم لوگ وہاں بیٹھے قادیان کے نظارے دیکھ رہے تھے۔ تو یہ بھی جماعت کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ ہزاروں میل کی دُوری کے باوجود دونوں ایک دوسرے کے جلسوں سے فیض اٹھا رہے تھے۔ تو یہ ہے وحدانیت جس کو قائم کرنے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا کہ ہر جگہ سے ایک طرح، ایک خدا کا نام بلند ہو۔ تو جہاں دینی فوائد اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے اور ان دوروں سے ہوتے ہیں۔ جماعت کی تربیت کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود بخود ایسے بھی سامان پیدا فرما دیتا ہے کہ غیروں پر بھی اسلام کی خوبیوں کا اثر قائم ہو جاتا ہے۔ یہ سب اثر اور رعب اللہ تعالیٰ کی نصرت سے قائم ہوتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وعدہ فرمایا تھا۔ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ کا آپؑ کا الہام بھی ہے۔

فرانس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مراکو، الجزائر اور بعض دوسرے چھوٹے ملکوں کے لوگ بھی احمدی ہو رہے ہیں۔ اس معاملے میں بھی فرانس کی جماعت ماشاء اللہ کافی فعال ہے، اچھا کام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو سنبھالنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ ایک لمبے عرصے کے بعد اب وہاں مشنری کی بھی تعیناتی ہو گئی ہے، ان کو مبلغ بھی مل گئے ہیں۔ امید ہے کہ اب مزید اس سے بہتر نتائج پیدا ہوں گے۔ اور پچھلے سال بھی جب میں گیا تھا، وہاں دستی بیعتیں ہوئی تھیں۔ اس سال بھی ہوئیں۔ اور اس دفعہ تو سوئٹزرلینڈ سے بھی تین چار احباب جنہوں نے گزشتہ سال سوئٹزرلینڈ کا جلسہ سنا تھا، ان میں سے کچھ لوگ آئے تھے پھر بیعت کرنے کے لئے آ گئے۔ تو اس طرح فرانس میں دو دن بیعت ہوئی۔

مراکو اور الجزائر کی جو عورتیں ہیں، ان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے اور پڑھی لکھی لڑکیوں میں مذہبی رجحان ہے اور بڑے اخلاص و وفا کے ساتھ عہد بیعت کو نبھا رہی ہیں۔ بلکہ سختیاں برداشت کرنے کے باوجود اپنے خاندان والوں کو بھی تبلیغ کر رہی ہیں، اپنے گھر والوں کو بھی تبلیغ کر رہی ہیں۔ اور بڑے درد کے ساتھ اس بات کا احساس رکھتی ہیں اور دعا کے لئے کہتی ہیں کہ ہمارے گھر والے بھی احمدیت قبول کر کے اپنی عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔ کئی عورتوں اور لڑکیوں نے جو پڑھی لکھی ہیں، یونیورسٹیوں میں پڑھ رہی ہیں، ہچکیوں سے روتے ہوئے مجھے کہا کہ دعا کریں ہماری مائیں، ہمارے باپ، ہمارے بھائی، احمدی ہو جائیں۔ تو ایک دو کو تو میں نے کہا کہ اپنی ماؤں کو جو ذرا سا نرم گوشہ رکھتی تھیں، کسی نہ کسی طرح جلسے پر لے آؤ، چنانچہ اگلے دن وہ لے بھی آئیں۔ تو ان ماؤں سے اس کے بعد ملاقات بھی تھی۔ تین چار لڑکیوں کی وہ مائیں تھیں۔ جب ان کی غیر احمدی مائیں آئیں، مسلمان تھیں، تو مَیں نے ان سے پوچھا کہ تمہاری بیٹیاں احمدی ہیں اور تم لوگ صرف اس وجہ سے ان پر سختیاں کر رہے ہو کہ وہ احمدی کیوں ہیں۔ آج تم نے ہمارا یہ جلسہ سنا ہے، مجھے بتاؤ کہ تمہیں یہاں کیا چیز ایسی لگی ہے جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہو۔ کہنے لگیں کچھ نہیں بلکہ یہاں ہر چیز عین اسلام کے مطابق ہے۔ تو مَیں نے ان کو بتایا کہ یہ تو ہماری تعلیم کا حصہ ہے یہ تم نے دیکھ لیا سن لیا، تم اب اپنی بیٹی کو بھی جانتی ہو، یقیناً اس کی دینی حالت کا احمدیت قبول کرنے سے پہلے کا بھی تمہیں علم ہوگا اور اب کا بھی ہے۔ پھر تمہارے دوسرے بچے بھی ہیں جو مسلمان ہیں، تم بتاؤ کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد تمہاری بیٹی کی دینی حالت اچھی ہوئی ہے یا اور خراب ہوئی ہے۔ کہنے لگیں (وہ تین عورتیں تھیں) کہ ہمارے بچے جو احمدی ہوئے ہیں باقی بچوں کی نسبت گھر میں اسلام کی عملی تصویر کا یہی نمونہ ہیں۔ مَیں نے ان کو کہا کہ اگر ایسی بات ہے تو پھر تم ان پر سختیاں کیوں کر رہی ہو۔ ان اچھوں میں تو تم لوگوں کو بھی شامل ہونا چاہئے اور اپنے خاندان کو بھی شامل کرنا

چاہئے۔تو بہرحال ان کے دل کافی نرم ہو گئے۔ کچھ نے کہا ہم سوچیں گے احمدی ہونے کے بارے میں۔ ایک عورت نے تو وہیں کہا کہ میں بیعت کروں گی۔تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چھوٹی سی باتوں سے بعض دفعہ دلوں کو بدل دیتا ہے۔ان لوگوں میں شرافت ہے، ہمارے بعض لوگوں اور مولویوں کی طرح بزدل اور ڈھیٹ نہیں ہیں کہ مولوی کا خوف زیادہ ہو اور اللہ کا خوف کم ہو۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جانے سے پہلے اکثر کے رویے بالکل نرم ہو چکے تھے۔انہوں نے یہ نہیں کہا کہ احمدی ہوتی ہیں، لیکن بہرحال یہ وعدہ کر کے گئیں کہ اب ہم اپنے احمدی بچوں سے نرم سلوک کریں گے، نرمی کا سلوک کریں گے۔اللہ تعالیٰ ان سب بیعت کرنے والوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے۔

پھر سپین کا دورہ تھا۔سپین بھی گو یورپ کا حصہ ہے لیکن مجھے تو یورپ سے بالکل مختلف لگا۔ جو لوگ بھی سپین جا چکے ہیں۔ اکثر کی یہ رائے ہے، وہاں جا کر یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ یہ ملک جہاں چھ سات سو سال پہلے تک مسلمانوں کی حکومت تھی، جہاں خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے ایک شہر میں کئی سو مساجد تھیں، جہاں سے پانچ وقت اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کی آوازیں گونجتی تھیں اور اب یہ مساجد یا تو گرا دی گئی ہیں اور جو زیادہ بڑی تھیں، اچھی تھیں، ان کو چرچ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔تو بہرحال یہاں بھی جا کے عجیب کیفیت ہوتی ہے۔جلسہ سے پہلے ایک دن ہم قرطبہ کی مسجد دیکھنے کے لئے گئے یہاں مسجد کے عین درمیان میں اب عیسائیوں نے ایک چرچ بنا دیا ہے، پرانا بنایا ہوا ہے۔لیکن باقی مسجد کا حصہ محفوظ ہے، محراب وغیرہ۔ اس طرف کسی کو جانے تو نہیں دیتے لیکن بہرحال انہوں نے دکھایا۔ یہاں جو چرچ ہے اس کی وجہ سے وہاں بشپ کے نمائندے نے استقبال کیا، ہمیں ریسیو (Receive) کیا۔اور ان کا نیچے بیسمنٹ (Basement) میں ایک کانفرنس روم، کافی بڑا تھا اس میں وہ لے گیا۔مَیں نے کہا ہم نے تو مسجد دیکھنی ہے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔لیکن شاید اس کو یہی ہدایت تھی۔ بہرحال وہاں لے جا کر انہوں نے ہمیں باقاعدہ بٹھایا جس طرح کوئی کانفرنس ہوتی ہے۔اور وہاں فارمل ویلکم (Formal Welcome) کیا، خوش آمدید کہا اور جماعت کا بھی جتنا اس پادری کو تعارف تھا اس نے اچھے الفاظ میں اس کا ذکر کیا۔ پھر اس کے بعد مَیں نے بھی چند الفاظ میں ان کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ آپس میں مل جل کر رہنے اور امن قائم کرنے کے لئے ہمیں اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کرنی ہو گی، ایک خدا کی طرف آنا ہو گا۔ بہرحال اس نے سب باتیں سنیں بلکہ وہ تو یہاں تک تیار تھا کہ اگر وقت ہو تو میں سارے شہر کے پادریوں کو اکٹھا کر لوں اور انہیں بھی آپ ایڈریس کریں۔ کیونکہ پہلے پروگرام نہیں تھا اس لئے یہ تو نہ ہو سکا۔اب وہاں کے جو مبلغین ہیں انہیں چاہئے کہ ان لوگوں سے رابطہ رکھیں۔

پھر اشبیلیہ جسے اب سپینش میں سَوِیّہ (Seville) کہتے ہیں، وہاں گئے۔ یہاں بھی جو پہلے ایک مسجد تھی اس کو بھی اب چرچ میں بدل دیا گیا ہے اور ساتھ محل ہے۔عبدالرحمان اوّل کے زمانے کا بنا ہوا محل ہے یہاں بھی استقبال ہوا۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ یہاں استقبال ہو گا۔لیکن بہرحال پادری صاحب نے استقبال کیا اور اپنا تحفہ بھی دیا۔مَیں نے بھی ان کو لٹریچر دیا، اسلامی اصول کی فلاسفی اور دوسری چیزیں۔ ایک قرآن کریم بھی دیا تھا۔تو بہرحال استقبال کے بعد ہم نے مسجد بھی دیکھی، جیسا کہ مَیں نے کہا اسے اب چرچ میں بدل دیا گیا ہے۔ یہ پتہ نہیں کہ ان پادریوں کا، اللہ بہتر جانتا ہے کہ جماعت کو احترام دینے کی کیا وجہ ہے؟ کیوں توجہ پیدا ہوئی ہے۔

چند دن ہوئے یہاں بیت الفتوح میں امن کانفرنس ہوئی تھی، یہاں بہت سارے لوگ آئے ہوئے تھے۔مختلف مذاہب کے لوگ، ممبرز آف پارلیمنٹ اور بعض پادری بھی تھے۔تو مجھے کسی نے بتایا کہ یہاں ایک پادری بھی آیا ہوا تھا اس نے کہا کہ ہم تمہارے یہاں صرف اس لئے آ جاتے ہیں کہ تم جو کہتے ہو اسے کر کے دکھانے کی تمہارے پاس 100 سال سے زائد کی تاریخ ہے۔تمہاری تعلیم اور عمل ایک ہے۔شاید اس بات نے دنیا کو متوجہ کرنا شروع کیا ہے۔یا بہرحال جو بھی وجہ ہو، جہاں تک جماعت کی حفاظت کا سوال ہے وہ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا ہوا ہے، وہ تو انشاء اللہ ہوتی رہے گی۔تو اس لحاظ سے تو کوئی فکر نہیں کہ کیوں توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ نیک نیتی سے اگر توجہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا اور اگر کوئی بدنیتی ہو گی تو اللہ تعالیٰ خود حفاظت کا انتظام فرمائے گا۔ بہرحال یہاں جو مَیں نے مسجد کا ذکر کیا۔ مسجد کا مینار بھی ہے جو کوئی 100 فٹ اونچا ہے۔ سارے شہر میں یہ سب سے اونچی عمارت ہے۔ یہ کافی چوڑا ہے۔ اس مینار کی چوٹی پہ جا کے چرچ میں جس طرح گھنٹیاں لگانے کا رواج ہے وہ لگی ہوئی ہیں۔ اور سیڑھیوں کی بجائے اوپر جانے کے لئے کھلی جگہ ہے اور ریمپ (Ramp) بنائے ہوئے ہیں۔اس میں چل کے جانا آسان رہتا ہے اور کافی چوڑا رستہ ہے۔گائیڈ کے بقول کہ بادشاہ گھوڑوں پہ جایا کرتا تھا اس لئے اس نے سیڑھیاں نہیں بنائیں۔ پھر اس مینار کے اوپر سے اذان دی جاتی تھی۔ اور اس کی آواز بھی یقیناً سارے شہر میں گونجتی ہو گی۔ اور آج چرچ کی گھنٹیاں بجتی ہیں۔اس کو دیکھ کر بھی دل کٹتا ہے کہ مسلمانوں نے کس طرح اپنی عظمت کو برباد کیا۔اللہ واحد کے نام پر بنائی گئی عمارتوں کو شرک کی جھولی میں کس طرح ڈال دیا۔

آج احمدیوں کا کام ہے کہ اس عظمتِ رفتہ کو دوبارہ حاصل کریں۔لیکن پیار اور محبت اور دعاؤں سے۔اس مسجد کے ساتھ بادشاہ کا محل بھی ہے اور یہ محل جو ہے اب تک جو مَیں نے سپین میں عمارتیں دیکھی ہیں، غرناطہ میں بھی الحمراء کا محل بھی دیکھا تھا، اس کی نسبت گو یہ چھوٹا ہے لیکن تقریباً تمام سنبھالا ہوا ہے۔ بلکہ اس کا ایک حصہ ابھی بھی سپین کے بادشاہ کی رہائش کے لئے استعمال ہوتا ہے، جب وہ اس شہر میں (اشبیلیہ میں) آئے۔تو اس محل میں بھی جگہ جگہ جس طرح اس زمانے میں کیلیگرافی کا رواج تھا قرآنی آیات اور کلمہ، اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہ، اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہ وغیرہ کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ یہاں کلمہ دیکھ کر یہ بھی احساس پیدا ہوتا ہے کہ ان عیسائیوں نے تو اپنی تمام تر دشمنی اور طاقت کے باوجود گزشتہ چھ سو، سات سو سال سے یہ محل ان کے قبضے میں ہے اور اس پر لکھے ہوئے کلمہ کو انہوں نے محفوظ رکھا ہے۔لیکن ہمارے ملک کے بدنصیب مُلاں احمدیت کی دشمنی میں کلمہ گوئی کا دعوٰی کرنے کے باوجود، کلمہ مٹانے کی کوشش میں ہے۔

میں ان کو کہتا ہوں اے پاکستانی مولویو! کچھ تو ہوش کرو، کچھ تو خدا کا خوف کرو، اللہ سے ڈرو اور ان حرکتوں سے باز آؤ کہیں یہ کلمہ تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے تمہیں ہی نہ مٹا دے۔ اللہ بھی اپنی سنت کے مطابق ایک حد تک ڈھیل دیتا ہے۔کہیں یہ نہ ہو کہ وہ وقت اب قریب ہو، اگر اب بھی تم نے اپنے آپ کو نہ بدلا تو یقیناً مٹ جاؤ گے۔ پس اللہ سے رحم مانگو، اللہ سے رحم مانگو اور اپنی اصلاح کر لو۔

جلسہ سپین بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔پہلی دفعہ اس طرح سربراہ حکومت کے پیغام وغیرہ ملے، حکومت کے نمائندے آئے، وزارت انصاف کے ڈائریکٹر وغیرہ، ان کے بڑے اچھے تاثرات تھے۔ ایک عیسائی سپینش مجھے ملے، وہ کتابیں لکھتے ہیں انہوں نے ایک کتاب لکھی جس میں انہوں نے بڑے اچھے الفاظ میں احمدیت کا ذکر کیا ہوا ہے۔ کہنے لگے میں بھی آدھا احمدی ہوں، تو مَیں نے کہا پھر پورے کیوں نہیں ہو جاتے، کہ ابھی وقت نہیں ہے ان کو بھی کچھ خوف تھا۔ پھر اس طرح اور بعض عیسائی خاندان آئے ہوئے تھے ملے، ایکواڈور کی دو تین فیملیاں تھیں، وہ قرطبہ سے جلسے پر آئے ہوئے تھے کسی احمدی کے واقف تھے، ان میں سے ایک بڑی پڑھی لکھی خاتون کہنے لگیں کہ آپ نے اس چھوٹی سی جگہ پہ مسجد بنائی ہے یہاں کون آتا ہو گا اور پھر آپ سارے سپین میں کس طرح پھیلیں گے۔ بڑے شہروں میں بنائیں تاکہ تعارف زیادہ ہو۔ میری آخری تقریر سننے کے بعد مجھے ملی تھیں۔ میں نے انہیں یہی کہا کہ آج کی تقریر میں میں ذکر کر چکا ہوں کہ یہ ایک مسجد کی عاجزانہ ابتدا تھی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اور بھی بنائیں گے اور انشاء اللہ اسلام کو سب سپین میں دوبارہ جانیں گے۔ پھر مقامی سپینش بھی بہت سارے جلسے میں شامل ہوئے اور کافی متاثر تھے۔ بہرحال ان باتوں کو دیکھتے ہوئے مجھے تحریک ہوئی کہ اب سپین میں مسجدوں کی

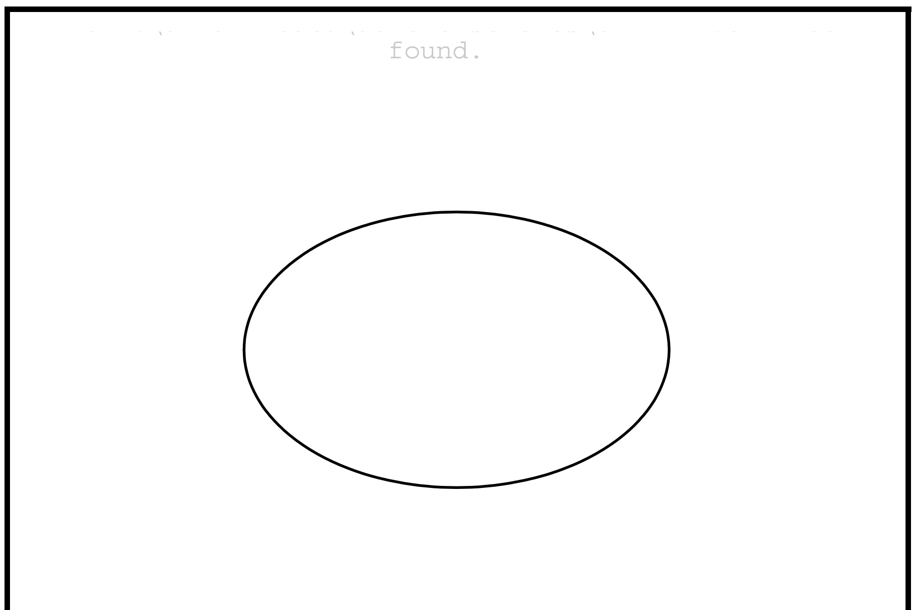

تعمیر ہونی چاہئے جس کی مَیں نے وہاں ایک خطبے میں تحریک بھی کی تھی۔ اور امیر صاحب کا بھی ذکر کیا تھا کہ بڑے پریشان تھے۔ تو یا تو انہوں نے بڑے ڈرتے ڈرتے جس رقم کا مجھے بتایا تھا کہ ہم زیادہ سے زیادہ اتنی رقم اکٹھی کر سکتے ہیں یا پھر یہ حالت تھی خطبے کے بعد، جمعہ کو مَیں نے خطبہ دیا اور ہفتے کو میری واپسی تھی تو اس ایک رات کے دوران میں ہی ان کے اس خوفزدہ وعدے کی نسبت سے ڈیوڑھے سے زیادہ وعدہ اکٹھا ہو چکا تھا اور ادائیگیاں بھی ہو رہی تھیں۔ اور مجھے امید ہے اب تک دوگنے سے زیادہ رقم انہوں نے اکٹھی کر لی ہو گی، جو ان کا اپنا اندازہ تھا۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدیوں نے بھی بڑے فراخدلانہ وعدے پیش کئے ہیں اور ادائیگیاں کی ہیں۔ اور اب میرا خیال ہے۔ میں نے وہاں ذکر کیا تھا کہ ایک چھوٹا پلاٹ خریدا جائے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے کچھ بڑا پلاٹ خریدنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

سپین کے ضمن میں ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یورپ کے بہت سے احمدی سیر کرنے بھی سپین جاتے ہیں۔ یا مختلف جگہوں پر جاتے ہیں۔ اگر اِدھر اُدھر جانے کی بجائے سپین کی طرف رخ کریں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ تحریک فرمائی تھی کہ سپین میں وقف عارضی کے لئے جائیں۔ سیر بھی ہو جائے گی اور اللہ کا پیغام پہنچانے کا ثواب بھی مل جائے گا۔ تو اس طرف مَیں احمدیوں کو دوبارہ متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے ملکوں کے امراء کے ذریعے سے جو اس طرح وقف عارضی کر کے سپین جانا چاہتے ہوں، امراء کی وساطت سے وکالت تبشیر میں اپنے نام بھجوائیں۔

اسی طرح حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے سپین کے جو ٹورسٹ (Tourist) باہر جاتے ہیں مختلف ممالک میں اور ایشیا، پاکستان وغیرہ میں بھی جاتے ہیں۔ ان سے رابطے کے لئے بھی ایک منصوبہ بنایا تھا کہ اگر ان کو اپنے گھروں میں مہمان ٹھہرایا جائے، جن جن شہروں میں وہ جاتے ہیں یا ملکوں میں تو اس سے بھی ایک تعارف حاصل ہو گا۔ لیکن یہ منصوبہ کس حد تک کامیاب ہوا اس کا ابھی مجھے جائزہ لینا ہے، تفصیلات دیکھنی ہیں۔ ضرورت ہوئی تو جائزہ لینے کے بعد پھر جماعت کو بتاؤں گا، توجہ دلاؤں گا۔ اس میں یہ بھی تھا کہ اچھے ٹورسٹ کی معلومات لی جائیں اور یہ معلومات لینے کے لئے سپین کی جماعت نے بھی کافی کردار ادا کرنا تھا۔ اس لئے بہرحال اس کی عملی صورت کا جائزہ لینا ہو گا۔

سپین کے دورے کے دوران ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ پرتگال سے، جو ساتھ ہی وہاں ملک ہے، جماعت کے احباب جلسے پر آئے ہوئے تھے۔ ان کی عاملہ بھی تھی ان سے میٹنگ ہو گئی۔ ابھی تک وہاں بھی مسجد نہیں ہے۔ اور مسجد نہ ہونے کی وجہ سے نومبائعین کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے کیونکہ اکثر افریقن اور عرب ملکوں کے مسلمانوں میں سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ تو وہاں بھی مَیں نے ان کو کہا ہے کہ جلد از جلد مسجد بنائیں اور وہاں اللہ تعالیٰ نے ایسی صورت پیدا کر دی ہے، مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی ہو گی کہ وہیں سے مسجد کے اخراجات کے سامان بھی مہیا ہو جائیں گے۔ ایک پرانا گھر ہے جس کو بیچ کے نئی جگہ خریدی جا سکتی ہے اور تعمیر بھی ہو سکتی ہے۔ اور اگر تھوڑا بہت کچھ ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ مرکز سے پوری ہو جائے گی۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ ان تمام منصوبوں میں برکت ڈالے۔ اب یورپ کے ہر ملک میں اور ہر شہر میں ہمیں مسجد بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام تو ہونے ہیں۔ دعا یہ کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے اور ہم ان ترقیات کو پورا ہوتا ہوا دیکھیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ”دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلے کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں، یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں“۔

(تحفہ گولڑویہ ۔ روحانی خزائن جلد 17صفحہ 182)

اب میں مختصراً جماعتی خدمات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو گزشتہ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے ملکوں میں زلزلہ آیا تھا ان کے بارے میں۔ یہ جو آفت زدہ لوگوں کی خدمت ہے اور جو مخلوق سے ہمدردی ہے، یہ سنت نبویؐ ہے اور اس کا ہمیں حکم ہے کہ کمزوروں کی مدد کی جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پہلی وحی ہوئی تھی اور آپؐ پر بڑے خوف کی حالت طاری تھی، اُس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپؐ کو تسلی میں جو باتیں کہی تھیں ان میں ایک یہ بھی تھا کہ آپ لوگوں پر آنے والی اچانک آفات میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ اس لئے کس طرح ہو سکتا ہے خدا آپ کو رسوا کرے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ سخت دلوں میں اگر نرمی پیدا کرنی ہے تو اس کا نسخہ یہ ہے مساکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ: ”حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں وہ مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اسی کے منہ کے لئے خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ایصال خیر کی تیسری قسم جو محض ہمدردی کے جوش سے ہے وہ طریق بجالاتے ہیں“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ، روحانی خزائن جلد10صفحہ 357)

پس اس ہمدردی کے جوش کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد نے مختلف ممالک میں، ان ملکوں میں جہاں یہ طوفان اور زلزلہ آیا تھا، مختلف طریقوں سے آفت زدہ لوگوں کی مدد کی ہے اور کر بھی رہی ہے۔ اس کی مختصر تفصیل یہ ہے۔ بعض لوگوں کی خواہش ہے کہ ہمیں بھی بتایا جائے اور علم ہونا بھی چاہئے۔

جیسا کہ ساروں کو علم ہے کہ تقریباً اڑھائی لاکھ افراد اب تک کہتے ہیں جاں بحق ہوئے ہیں، شاید اس سے زیادہ بھی ہو جائیں۔ تو ہیومینیٹی فرسٹ جو جماعتی ادارہ ہے خدمت خلق کا اس کے تحت مختلف ملکوں میں ذمہ واری سونپی گئی تھی۔ اس کے تحت جماعت جرمنی نے اور بھارت نے مل کر ہندوستان میں یہ خدمت خلق کی کارروائی کی اور علاج معالجے کی وہاں سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔ ساڑھے چار ہزار کے قریب مریضوں کا علاج ہو چکا ہے اور تقریباً ساڑھے تین ہزار ایسے لوگ جن کو کھانے پینے کی ضرورت تھی ان کو خوراک مہیا ہوتی ہے اور ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کے ذریعے سے تقریباً سات لاکھ اور کچھ یو۔کے کی جماعت نے دیا۔ تو آٹھ لاکھ ڈالر سے اوپر۔ ان کا خیال ہے کہ ہم کم از کم ایک ملین ڈالر پیش کریں، اس خدمت خلق کے لئے خرچ کریں۔ اس کے علاوہ دنیا کی جماعتوں میں بھی ہر ملک میں اپنے اپنے وسائل کے لحاظ سے وہاں کے ان ملکوں کے سفارت خانوں میں مدد کے چیک جماعت کی طرف سے دیئے ہیں۔ گو نقصان کی نسبت ہماری جو رقم ہے وہ بہت تھوڑی ہے اور اس طرح باوجود خواہش ہونے کے ہم ہر ایک کی خدمت کر بھی نہیں سکتے۔ لیکن مستقل مزاجی سے کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔ یہاں سے سری لنکا بھی ڈاکٹروں کا وفد بھجوایا گیا تھا۔ اس کی بھی آپ نے رپورٹ سن لی ہو گی اور یہ بھی روزانہ خدمت کرتے رہے۔ پھر کچھ مچھیرے تھے جن کی کشتیاں تباہ ہو گئی تھیں۔ ان کشتیوں کی مرمت کی۔ پھر انڈونیشیا میں امریکہ اور یو کے، دونوں اس خدمت کا فرض سر انجام دے رہے ہیں۔ اور یہاں ایک جگہ Lamno سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ ہے۔ اور یہاں اتنی اونچی لہریں آئی ہیں کہ تین تین منزلہ مکانوں کی چھتوں پہ کشتیاں اور جہاز جا کے کھڑے ہو گئے۔ اور میل ہا میل تک سمندری لہروں نے انسانی آبادی کا نام ونشان مٹا دیا۔ صرف جماعت احمدیہ ہے جس نے یہاں متاثرین کے لئے خوراک کی صورت مہیا کی ہے۔ اور کوئی بھی تنظیم یہاں تک ابھی خدمت کے لئے نہیں پہنچی۔ پھر Lambaro میں یہاں بھی آٹھ سو سے ہزار افراد تک بچے ہوئے لوگوں کی روزانہ خدمت چالیس خدام کر رہے ہیں۔ تین وقت کا کھانا ان کو مہیا ہوتا ہے۔ اب انڈونیشیا کی جماعت کا پلان یہ بھی ہے، ان کو اس بات کی اجازت بھی دے دی ہے کہ آئندہ دو ماہ تک جب تک وہ سیٹل نہیں ہو جاتے وہاں ان لوگوں کے لئے جو بچے ہیں خوراک کا انتظام ہوتا رہے۔

اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس آبادی میں دوسرے تمام ادارے ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ امریکہ نے وہاں پچاس واٹر پمپ لگانے کا وعدہ کیا ہے کیونکہ وہاں پینے کے پانی کی قلت ہے۔ انڈونیشیا، یو کے اور امریکہ سے 24 ڈاکٹر، 6 ہومیو پیتھی ڈاکٹر، اور 6 دوسرے افراد پر مشتمل عملہ اور 74 خدام یہاں کام کر رہے ہیں اور پہلے تو کافی تعداد میں مریض دیکھے تھے۔ اب روزانہ 100، 150 مریض یہ لوگ دیکھ رہے ہیں۔ انڈونیشیا نے ہندوستان اور پاکستان سے جو مدد آئی تھی، یہاں تقریباً اڑھائی اڑھائی سو فوجی تھے یہاں۔ وہاں انڈونیشیا کی حکومت ہیومینیٹی فرسٹ کے کام سے اس طرح متاثر ہوئی ہے، بلکہ یہ لوگ خود بھی کہ وہ ان کے ساتھ مل کے کام کر رہے ہیں بلکہ پاکستانیوں نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ جب ہم فروری میں چلے جائیں گے تو صرف آپ ہی ہمارے ملٹری ہسپتال کو سنبھالیں۔ لیکن یہ بات

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact: ***Muhammad Sajid Qamar***

Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

اگر مُلّاں کو پہنچ گئی تو بڑا سخت اعتراض ہوگا۔

پھر یتامیٰ کی پرورش کا بہت سارے لوگوں نے مجھے لکھا تھا کہ وہاں بڑے بچے یتیم ہوئے ہوں گے اور ہو رہے ہیں اور سنا ہے کہ عیسائی چرچوں نے وہاں جا کے بچے لینے شروع کر دیئے ہیں یہ تو عیسائی بن جائیں گے۔ مسلمان بچوں کو مسلمان رہنا چاہئے۔ اس لئے ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، ہم اتنے بچے سنبھالیں گے، اتنے بچے سنبھالیں گے۔ تو اس کے لئے مَیں نے پتہ کروایا تھا۔ اب تک کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یتامیٰ کی نگہداشت کے لئے ان کو دوسروں کے سپرد نہیں کرنا۔ کیونکہ بوسنیا اور البانیہ وغیرہ کا ان کو تجربہ ہے اسی حوالے سے وہ کہتے ہیں کہ مسلمان بچے کہیں عیسائی نہ ہو جائیں اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ لیکن بہرحال یہ فیصلہ اب تک ہے کہ وہاں جو 200 یتیم بچے ہیں ان کو جماعت سنبھالے گی اپنے وسائل کے لحاظ سے۔ ابھی مَیں ویسے پتہ کروا رہا ہوں۔ مزید ان کو کہا ہے کریں کہ اگر یہ ان کو یقین ہو جائے کہ مسلمان گھروں میں ہی بچے جائیں گے تو پھر وہ دینے کے لئے تیار ہیں کہ نہیں۔

اسی طرح انڈونیشیا کے سفارتخانے نے ہیومینٹی فرسٹ سے درخواست کی کہ ہمیں بہت سی امداد مل رہی ہے لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ جس طرح افریقہ میں غریبوں کی امداد کرتے ہیں اسی طرح ہماری بھی مدد کریں۔ تو اس پروگرام کے تحت انڈونیشین سفارتخانے نے یہاں مقیم انڈونیشین باشندوں اور دوسرے مسلمانوں، سب کو یہی ہدایت کی ہے کہ وہ جماعت یوکے سے رابطہ کریں۔ اس پر بعض لوگوں نے اعتراض بھی کیا ہے؟ یہاں اعتراض تو فوراً آ جاتا ہے نا کہ آپ احمدیوں سے مدد لے رہے ہیں یہ تو غیر مسلم ہیں۔ جس پر سفارتخانے نے بڑے تعجب کا اظہار کیا ہے کہ وہاں لوگوں کو جان کی پڑی ہوئی ہے، بھوکے مر رہے ہیں اور یہاں اس حالت میں بھی مسلم اور غیر مسلم کا جھگڑا شروع کیا ہوا ہے۔ یہ مُلّاں جو ہے یہ کبھی ہمدردی خلق نہیں چاہتا، یہ صرف فتنہ اور فتنہ اور فتنہ اور فساد، اس کے علاوہ ان کا اور کچھ نقطہ نظر نہیں ہے۔

اور اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے چالیس فٹ لمبائی کے 13 کنٹینرز کی اس جماعت کے ذریعہ سے امداد جا چکی ہے تقریباً 2 لاکھ 45 ہزار کلو وزن کی یہ امداد تھی۔ جس میں 78 ہزار کھانے پینے کی، ضروریات کی چیزیں تھیں۔ اور ایک سو تیس ہزار (130,000) کپڑے اور دوسری چیزیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ حقیر کوشش قبول فرمائے۔ اور بغیر کسی خوف اور بغیر کسی نام کی خواہش کے یہ تمام خدمت کرنے والے، خدمت میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ان سب کو جزا دے جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس میں حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ دنیا کی بھی آنکھیں کھولے کہ وہ خدائے واحد کی پہچان کرنے والے ہوں اور امام الزمان کو پہچاننے والے ہوں اللہ کرے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا) ایک بات کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں، گزشتہ جمعہ پہ عید تھی۔ تو صرف عید پڑھی گئی تھی جمعہ نہیں پڑھا گیا تھا۔ اس پر بعض لوگوں نے سوال اٹھائے کہ ہمارے ہاں عید بھی پڑھی گئی اور جمعہ بھی پڑھا گیا۔ اگر یہ ضروری تھا تو ہمیں جمعہ نہیں پڑھنا چاہئے تھا، آپ نے نہیں پڑھا۔ تو اس بارے میں واضح کر دوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹ دی ہے۔ اگر جمعہ پڑھا بھی گیا ہے تو وہ عین سنت کے مطابق ہے، کوئی حرج نہیں۔ اور اگر بعض مخصوص حالات میں چھوٹ سے یا رخصت سے بھی فائدہ اٹھا لیا جائے، اس پر بھی عمل کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ یہاں سرد ملکوں میں لوگوں کا اکٹھا ہونا اور پھر وقت بھی تھوڑا ہوتا ہے بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے تو اس لئے اس سے فائدہ اٹھایا گیا تھا۔ اسلام سہولت کا مذہب ہے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دونوں طرح سے کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ اب اسی دن کینیڈا سے نسیم مہدی صاحب کی مجھے مبارکباد کی فیکس آئی اور ساتھ یہ بھی تھا کہ آپ نے جمعہ نہیں ہوگا کہا تو ہم نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا، کیونکہ وہاں منفی 35 ڈگری ٹمپریچر تھا اور شدید ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی تھی اور مسجد بھی اتنی نہیں جتنی تعداد تھی وہاں پتہ نہیں انہوں نے عید کس طرح پڑھی۔ کہتے ہیں ساڑھے سات ہزار آدمی تھے جو عید پڑھنے آئے ہوئے تھے۔ اس کی وجہ سے ہم نے بھی جمعہ نہیں پڑھا۔ تو بعض مخصوص حالات میں اگر اس رخصت سے فائدہ اٹھا لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہوتا۔ اور اگر پڑھ بھی لی ہے تب بھی کوئی بات نہیں۔

حدیث بھی مَیں آپ کو سنا دیتا ہوں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دو عیدیں یعنی جمعہ اور عید اکٹھی آ گئیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید پڑھائی پھر فرمایا جو نماز جمعہ کے لئے آنا چاہے وہ بے شک جمعہ کے لئے آ جائے اور جو نماز جمعہ کے لئے نہیں آنا چاہتا وہ نہ آئے۔

(ابن ماجه كتاب اقامة الصلوٰة والسنة فيها ۔باب ماجاء فيما اذا اجتمع العيدان فى يوم)

تو رخصت ہے اور مسجد میں بھی فیصلہ ہو سکتا ہے کہ پڑھنی ہے کہ نہیں۔ یہ حالات کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے۔ یہ کوئی اصول نہیں ہے کہ ضرور ہم ہر دفعہ جمعہ نہیں پڑھیں گے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ضرور پڑھا جائے۔ تو حالات کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔

آسٹریلیا کے کیتھولک پادریوں کی شرطِ تجرُّد کے خلاف بغاوت

(خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

آسٹریلیا کے کیتھولک پادریوں نے پوپ سے مطالبہ کیا ہے کہ ان پر شادی نہ کرنے کی پابندی ختم کی جائے۔ ان کے مطالبہ کی تائید میں سڈنی مارننگ ہیرلڈ میں بہت سے خطوط، مضامین اور ایک اداریہ لکھا گیا ہے جن میں سے چند اقتباسات ہدیہ ٔ قارئین ہیں۔

ایک صاحب Brian Haili لکھتے ہیں:

''اس بات کا بہت ہی کم امکان ہے کہ پادریوں کا مطالبہ تسلیم کیا جائے گا۔ لیکن اگر یوں ہو جائے تو چرچ میں عورتوں کی بڑی اہمیت کا حامل اثر نفوذ کر جائے گا۔ اب تک یہ تھا کہ عملاً تو مرد و عورت کی مساوات کو نظر انداز کیا جا رہا تھا جبکہ زبانی کلامی ان کو مساوی حقوق دینے کی تلقین کی جاتی تھی جو ایک بیکار بات تھی۔ اب پادریوں کو بھی بیویوں، ماؤں، خاوندوں اور باپوں کا کردار اور ضرورت کو بہتر طور پر سمجھنے کا موقع ملے گا''۔

ایک اور صاحب Owen Koegh لکھتے ہیں:

''مجھے کامل یقین ہے کہ آج کیتھولک چرچ کے اہم مسائل میں سے ایک پادریوں کو شادی کرنے کی اجازت دینا ہے۔ جب تک ویٹیکن (Vatican) اس مسئلہ کی طرف اپنی توجہ مبذول نہیں کرے گی پادریوں کی تعداد مسلسل گرتی جائے گی اور بالآخر کیتھولک مذہب ہی ناپید ہو جائے گا''۔

ایک اور صاحب S.E.P.Keogh لکھتے ہیں:

کیتھولک چرچ میں مجرّد رہنے کی شرط دراصل عورتوں کے خلاف اس تعصب کا نتیجہ ہے جو زمانہ وسطیٰ میں ان کے خلاف پایا جاتا تھا اور جس کے متعلق کوئی حکم قدیم اوّلین چرچ میں نہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ پطرس (Peter) شادی شدہ تھے۔ (متی باب 8 آیت 14)

اس لئے جس طرح سب سے پہلے پوپ کا شادی شدہ ہونا درست تھا۔ اسی طرح ان کے جانشینوں اور دوسرے پادریوں کے لئے بھی درست ہے۔ زمانۂ وسطیٰ کے پوپ عورتوں کے بارہ میں عجیب پراسرار خیالات رکھتے تھے۔ ان کے نزدیک عورتوں کی دو ہی قسمیں تھیں یا تو وہ زناکار طوائفیں تھیں یا بے داغ معصوم۔

سینٹ میری مگدلینی کو خطرناک طور پر بدنام کر کے پہلی قسم کے نمونہ کے طور پر پیش کیا جاتا تھا اور دوسری قسم کی مثال سینٹ میری (حضرت مریمؑ) کی اندھی عقیدت کے ساتھ بیان کی جاتی تھی۔ یہ خوش آئندہ بات ہے کہ تاریک ماضی کی ان یادگاروں کو ختم کرنے کے لئے آسٹریلیا کے کیتھولک پادریوں نے علَمِ بغاوت بلند کیا ہے۔

سڈنی مارننگ ہیرلڈ اپنے 28 ؍جنوری 2005ء کے اداراتی کالم میں پادریوں کے مطالبہ کی حمایت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ آج 15 فیصد سے بھی کم لوگ چرچ جاتے ہیں اور پادری ہیں کہ اپنے مذہبی اداروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں اور نئے لوگ ان کی جگہ لینے کے لئے آگے نہیں آ رہے .... یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کیتھولک پادری ہمیشہ ہی تجرّد کی زندگی نہیں گزارتے رہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ابتدائی پوپ شادی شدہ ہوتے تھے۔ بعضوں کے بچے بھی تھے جو بعد میں پوپ بنے .... اندازہ ہے کہ 20 سال کے عرصہ میں کیتھولک چرچ کے پاس رسمی دعا کی قیادت کے لئے جتنے پادری چاہئیں ان کا صرف چھٹا حصہ رہ جائے گا۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کے لئے اعلان ھذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی قائم فرمودہ کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پُر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

سیکرٹری تبرکات کمیٹی
دفتر نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
Tel: 00- 92 - 4524 - 212473

یورپ میں بچوں کی شرح پیدائش کا مخمصہ

زبیر خلیل خان۔ جرمنی

سویڈن میں ڈیڑھ دو سال قبل ایک بچی پیدا ہوئی۔ جس کا نام بلانڈ فورڈ تھا۔ حکومتی اداروں نے اس بچی کو دنیا میں آنے پر ہر ممکنہ سہولت مہیا کی اور اسکے والدین کو ترغیب دی کہ وہ مزید بچے پیدا کریں۔ اسکی 29 سالہ والدہ کو جو کہ لائبریرین ہے اسے 15 ماہ کی رخصت بمعہ تنخواہ کے دی۔ 29 سالہ باپ کو ہفتہ میں ایک روز تنخواہ کے ساتھ بچی کی دیکھ بھال کے لئے رخصت دی جاتی ہے۔ اگر بچی بیمار ہو جائے تو ماں باپ کو اجازت ہے کہ وہ 120 روز تک بیمار بچی کے علاج معالجہ کیلئے گھر میں رہ سکتے ہیں اور اس دورانیہ کیلئے تنخواہ انہیں حکومت مہیا کرے گی۔ اتنی زیادہ سہولتیں ملنے پر جوڑے نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مزید تین بچے پیدا کریں گے۔ مذکورہ بالا سہولتوں کے علاوہ وہ بچوں کیلئے ملنے والے الاؤنس کے بھی حقدار ہونگے۔

دونوں میاں بیوی کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ بچوں کی پیدائش اور پالنے پوسنے کی وجہ سے اگر وہ ملازمت سے بہت زیادہ غیر حاضر رہتے ہیں تو جب بھی انکے حالات موافق ہو جائیں گے ان کو بغیر کسی عذر یا مشکل کے دوبارہ ملازمت دے دی جائے گی۔ حکومتی اقدامات نے سویڈن میں لوگوں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ چنانچہ 1999ء میں بچوں کی پیدائش کی شرح جو کہ 1,5 تھی اب بڑھ کر 1,71 ہوگی ہے۔ گو پیدائش کی یہ شرح اب بھی کم ہے لیکن سویڈن کی حکومت کو یقین ہے کہ اتنی زیادہ سہولتوں کی وجہ سے لوگ آہستہ آہستہ زیادہ بچے پیدا کرنا شروع کر دیں گے۔

سویڈن کی تازہ ترین صورتحال کے برعکس یورپ میں عمومی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے اور بچوں کی شرح پیدائش میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ 1970ء میں مغربی یورپ میں بچوں کی شرح پیدائش 2.4 تھی۔ خواتین نے جب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی اور مردوں کے شانہ بشانہ مختلف پیشہ جات میں شمولیت اختیار کر کے مختلف کام کرنے شروع کر دیئے تو آہستہ آہستہ یہ شرح گر کر اب 1.5 ہوگئی ہے۔

یورپ میں حال ہی میں شامل ہونے والے سنٹرل اور مشرقی یورپ کے ممالک کی صورتحال اس سے بھی خراب ہے۔ اب جو نقشہ سامنے آتا لگ رہا ہے۔ وہ کچھ یوں ہے کہ 2007ء میں جب بلغاریہ اور رومانیہ بھی یورپی یونین میں شامل ہوں گے تو اس کے باوجود 2050ء میں یورپ کی کل آبادی 482 ملین سے کم ہو کر 454 ملین رہ جائے گی۔ اسی عرصہ میں یورپ میں کام کرنے والوں کی تعداد میں بھی 18 فیصد کمی کا امکان ہے جبکہ 65 سال اور اس کے اوپر کی عمر میں 60 فیصد اضافہ کا امکان ہے۔ نئے شامل ہونے والے بعض ممالک مثلاً سلوا کیہ اور لاٹویا میں بچوں کی پیدائش کے لئے مخصوص ہسپتالوں کے وارڈ پہلے ہی خالی ہو چکے ہیں۔ اسی طرح مشرقی جرمنی میں بعض اسکول صرف اس لئے بند کر دیئے گئے ہیں کہ وہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے مناسب تعداد میں بچے موجود نہیں ہیں۔

غالباً جرمنی واحد ایسا ملک ہے جہاں بچوں کی شرح پیدائش میں سب سے زیادہ کمی ہو رہی ہے اور بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اس صدی کے اختتام تک جرمنی کی آبادی 82 ملین سے کم ہو کر صرف 24 ملین رہ جائے گی۔ کچھ ایسی ہی صورتحال کا تجزیہ کرتے ہوئے ہالینڈ کے وزیراعظم Imkok نے اپنی تازہ رپورٹ میں بتلایا ہے کہ آئندہ یورپی یونین کے اکثر ممالک بڑی عمر کے لوگوں کی صحت پر خرچ کرنے کے لئے بڑے بڑے بجٹ رکھیں گے اور اخراجات کریں گے جبکہ کارکنان کی کمی کی وجہ سے یورپین ممالک میں معاشی ترقی کی رفتار کم سے کم تر ہوتی چلی جائے گی۔

سویڈن کی طرح دوسرے سکنڈے نیوین ممالک، برطانیہ، آئر لینڈ، فرانس اور ہالینڈ میں صورت حال قدرے بہتر ہوئی ہے جہاں بچوں کی شرح پیدائش کو 1.7 تک لے جایا گیا ہے۔ تاہم واضح رہے کہ یورپی یونین کے استحکام کی خاطر آبادی میں شرح پیدائش 2.1 تک ہونی ضروری ہے۔ اٹلی کے ایک سابق وزیراعظم کے مطابق اگر کوئی شخص بچہ پیدا نہیں کرتا تو اس کا کوئی مستقبل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اٹلی میں شرح پیدائش صرف 1.29 ہے۔

آبادی میں کمی کے رجحان کو روکنے کے لئے بعض ممالک میں بعض پروگرام جاری ہیں مثلاً پنشن میں مراعات، ریٹائرمنٹ کی عمر میں اضافہ، تنخواہوں میں مراعات، تعلیم یافتہ افراد کے لئے امیگریشن قوانین میں نرمی اور ان اقدامات کا اثر بھی ہوا ہے۔ تاہم جہاں تک بچوں کی شرح پیدائش میں اضافہ کا تعلق ہے اس سلسلہ میں کی گئی مختلف کوششیں ابھی تک پوری طرح ثمر بار نہیں ہوسکیں۔

یورپ کے تھنک ٹینک Rand کے تجزیہ کے مطابق اگر یورپ میں بچوں کی شرح پیدائش کا موجودہ رجحان جاری رہا تو آئندہ یورپ میں معاشی ترقی کو سخت ترین دھچکا لگنے کا امکان ہے۔ مشرقی یورپ کو بھی اسی مسئلہ کا سامنا ہے۔ یہاں آبادی میں اضافہ کی کمی کی ایک وجہ یہ سامنے آئی ہے کہ اکثر نوجوان یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ بچوں کے جنجال میں پھنس گئے تو وہ موجودہ معاشی ترقی کی رفتار کے ساتھ نہیں چل سکیں گے۔ اب یہ صورتحال دن بدن تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ اب اکثر سیاستدان بھی اس بارہ میں متفکر ہو گئے ہیں۔ 2004ء کے آخر میں فرانس کے صدر، جرمنی کے چانسلر، اسپین کے وزیراعظم اور سویڈن کے سربراہ نے یورپین یونین کے سربراہوں کو باقاعدہ خطوط لکھے ہیں کہ اگر یورپ اپنا ایک تشخص اور معاشرتی ترقی کو برقرار رکھنا چاہتا ہے تو پھر سارے یورپ کو فیملی لائف، پیشہ ورانہ زندگی اور افراد کی ذاتی زندگیوں میں تبدیلی لانے کے لئے ایسے مثبت اقدامات اٹھانے ہونگے جن کی بدولت نوجوان جوڑوں کو ترغیب دلائی جاسکے کہ وہ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کریں۔

برسلز کے ایک پروفیسر کے تجزیہ کے مطابق ابھی تک مہاجرین کی ایک بڑی تعداد جو کہ جرمنی اور دیگر ممالک میں آکر آباد ہوئی ہے اس میں شرح اموات شرح پیدائش سے بڑھ چکی ہے اس لئے لمبے عرصہ تک یہ حل بھی کارگر ثابت نہیں ہوگا۔ مزید برآں جو مہاجرین یورپ میں آباد ہوئے ہیں ان کے ہاں بھی بچوں کی شرح پیدائش میں نمایاں کمی آگئی ہے اور پھر انہوں نے بھی بوڑھے ہو کر اس دارفانی سے کوچ کر جانا ہے۔

اس پروفیسر کے تجزیہ کے مطابق اس مسئلہ کا حل صرف یہی ہے کہ یورپ میں بسنے والی ہر فیملی کم از کم دو بچے ضرور پیدا کرے۔ اور صرف اس صورت میں یورپ میں آبادی میں کمی کے رجحان پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

یورپ کے تھنک ٹینک (Rand) کے مطابق ایسے ممالک جو بچوں کی شرح پیدائش بڑھانے کیلئے مناسب سرمایہ کاری کر رہے ہیں اور ایسے اقدامات بھی اٹھا رہے ہیں جن کی وجہ سے بچے پیدا کرنے والوں کو سہولیات مل رہی ہیں وہاں صورت حال بہتر ہو رہی ہے۔ ان اقدامات کے بہت ہی حوصلہ افزا نتائج آئر لینڈ اور فرانس میں سامنے آئے ہیں۔ اور اب یہاں شرح پیدائش 1.89 تک بڑھ گئی ہے۔

فرانس میں فیملی لائف کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بچہ کی پیدائش پر 16 ہفتہ کی رخصت تمام سہولیات کے ساتھ دی جاتی ہے۔ بچہ کے لئے علیحدہ سے الاؤنس، تعلیم اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات دی جاتی ہے۔ اسی طرح جب کسی فیملی میں تیسرا بچہ پیدا ہوتا ہے تو سہولیات میں بے پناہ اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ان اقدامات کی وجہ سے پچھلے سال فرانس میں دو لاکھ گیارہ ہزار کی تعداد میں بچے پیدا ہوئے جب کہ اس کے برعکس یورپ کے باقی تمام ممالک میں دو لاکھ سے بھی کم بچے پیدا ہوئے۔ واضح رہے کہ اس تعداد میں ہجرت کر کے آنے والے مہاجرین کی تعداد شامل نہیں ہے۔

اس وقت اٹلی اور اسپین میں شرح پیدائش 1.29 ہے۔ اس کی بڑی وجہ بے روزگاری، کم دورانیہ کے کام، نوجوانوں کے لئے مناسب رہائش کی کمی، ایسی عورتیں جو بچے پیدا کرنا چاہتی ہیں ان کے بارہ میں متعصّبانہ رویہ وغیرہ ہیں۔ روم میں کام کرنے والی ایک عورت باربرا جس کی عمر 35 سال ہے اور آٹھ ماہ کی حاملہ ہے اس کے مطابق اٹلی میں بچے پیدا کرنے والی عورت کو ایسی عورت سمجھا جاتا ہے جس میں اس کے مخصوص پیشہ میں آگے بڑھنے کی صلاحیت ختم ہوگئی ہو۔ یعنی بچہ والی عورت اور کسی پیشہ میں کام کرنے والی عورت کی حیثیتیں آپس میں میل نہیں کھاتیں۔ باربرا کے مطابق وہ 35 سال کی عمر میں حاملہ ہوئی ہے لیکن اس کے بارہ میں یہ تاثر پیدا کر دیا گیا ہے کہ جیسے اب اس میں آگے بڑھنے اور پیشہ ورانہ ترقی کی صلاحیت ختم ہوگئی ہے۔

سویڈن میں تاہم صورتحال مختلف ہے یہاں عورتوں کی بڑی تعداد کام کرتی ہے اور اس وقت اسپین سمیت بہت سارے یورپی ممالک سکنڈے نیوین ممالک کے ماڈل کا مطالعہ کر رہے ہیں اور امید کی جا رہی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ یورپین ممالک میں بسنے والوں کی سوچ میں بھی تبدیلی آئے گی اور وہ ایسے قوانین بنالیں گے جس کی وجہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے کی ترغیبات دلائی جاسکیں گی۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے بھی لوگوں کو لا کر بسایا جاتا رہے گا۔ اور کم از کم دو بچے فی فیملی پیدا کرنے کی سعی کی جاتی رہے گی۔ بعض تنقید کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ یہ تو پھر وہی پرانا یورپ ہو جائے گا جس کو ہم بہت پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ لیکن خالص یورپین آبادی کی افزائش کو ایک مقررہ سطح تک برقرار رکھنے کے لئے اور کوئی دوسرا طریق بھی تو نہیں ہے۔

❁❁❁❁❁

ربوہ میں پلاٹ خریدنے والے متوجہ ہوں

ربوہ میں قطعات اور مکانات کی قیمتوں میں بے انتہا اضافہ ہو رہا ہے۔ گو ملک میں ریئل اسٹیٹس کی قیمتوں میں چڑھاؤ ہے۔ تاہم اس تناظر میں بھی یہاں قطعات کی قیمتیں غیر حقیقی ہوتی جا رہی ہیں۔ چند مفاد پرست افراد مختلف طریقوں سے محض کاروباری اور ذاتی منفعت کی خاطر ناجائز طور پر قیمتوں کو بڑھانے میں ملوث ہیں جو اس بستی کے قیام کی بنیادی غرض کو پامال کر رہے ہیں۔ اس لئے ایسے تمام احباب جو ربوہ میں ذاتی ضرورت کے تحت پلاٹ یا مکان کی خرید و فروخت کے خواہشمند ہیں وہ پورا جائزہ لے کر آئندہ سودے کریں۔ اور راہنمائی کے لئے مرکز میں متعلقہ شعبوں سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ ربوہ میں سکنی پلاٹس خرید کرتے ہوئے اس بستی کے وقار اور تقدس کا احترام ہر ایک کے لئے فرض لازم ہے۔

(نظارت امور عامہ ۔ ربوہ)

BELA BOUTIQUE

ہر موسم اور موقع کے لئے زنانہ ملبوسات، فینسی سینڈلز،

مردانہ سوٹ، اچکن، پرنس سوٹ اور کھلا کپڑا

اس کے علاوہ کپڑوں کی سلائی اور مرمت Anderung کا مکمل انتظام ہے

Kaiser Str. 64 (Kaiserpassage-Laden 31-33) 60329 Frankfurt (Germany)

Tel: 069-24279400 - e:mail- BELAboutique@aol.com

بقیہ: دورہ فرانس ازصفحہ نمبر 16

کیفے ٹیریا میں چائے وغیرہ کا پروگرام تھا۔ یہاں سے فارغ ہوکر واپس مشن ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا دو بجے حضور انور واپس مشن ہاؤس پہنچے اور اڑھائی بجے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

واقفاتِ نَو کی کلاس

چار بجے واقفات نو بچیوں کی کلاس میں حضور انور نے شمولیت فرمائی۔ اس کلاس کا انعقاد MTA سٹوڈیو میں ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ طلعت کرن وسیم نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پڑھا۔ اس پر حضور انور نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ کیا ان آیات کی سمجھ آئی ہے۔ جس پر ایک بچی نے جواب دیا۔ پھر حضور انور نے خدا تعالیٰ کے بارہ میں اور شرک کے متعلق بتایا۔

حضور انور نے پوچھا کہ کتنی بچیاں قرآن کریم ترجمہ سے پڑھتی ہیں جس پر تین بچیوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بچیوں کو قرآن کریم کے مطالب سکھائیں اور نصیحت فرمائی کہ قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھا کریں۔

اس کے بعد عزیزہ ازکی غلام نے آنحضرت ﷺ کی حدیث بابت علم کی جستجو پیش کی۔ حضور انور نے اس حدیث سے متعلق بھی بچیوں سے دریافت فرمایا اور پھر خود اس کی وضاحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ عزیزہ ملیحہ ربّانی نے پڑھا اور عزیزہ ناصرہ کاہلوں نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور نے بچیوں سے سکول اور کالج میں پردے کے بارہ میں صورتحال دریافت فرمائی اور نصیحت فرمائی کہ اگر سکول/کالج میں کہیں دوپٹہ منع ہے تو پھر سکول/کالج کے گیٹ سے نکلتے ہی اپنا پردہ کرلیں۔ ورنہ اگر ہوسکے تو بچیوں کو پرائیویٹ سکول میں داخل کروائیں جو صرف لڑکیوں کا ہو۔

اس کے بعد عزیزہ نبیلہ حیدر نے آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک'' کے عنوان پر تقریر کی۔ جس کے بعد عزیزہ سدرہ عارف نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا'' پڑھا۔ پھر عزیزہ عاصمہ کاہلوں نے ''دسمبر کرسمس اور اسلام'' کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس کا فرنچ ترجمہ بھی ہونا چاہئے تھا۔

اس کے بعد چار بچیوں عزیزہ ندا ربّانی، خولہ احد، نداء کاہلوں اور عزیزہ نائلہ اشتیاق نے کورس کی شکل میں ترنّم کے ساتھ ''ترانہ واقفین نو'' پیش کیا۔ پھر خوش آمدید 2005ء کے عنوان پر عزیزہ انیلا انس نے تقریر کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اساتذہ کو حجاب کے بارہ میں بتائیں کہ فرانس میں تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلے لوگ سر ڈھانپ کر رکھتے تھے۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور نے بچیوں کو قلم اور تحائف وغیرہ عطا فرمائے۔ اس طرح یہ کلاس پانچ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

واقفین نو کی کلاس

اس کے بعد MTA سٹوڈیو میں واقفین نو بچوں کی کلاس حضور انور کے ساتھ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مصور احمد بٹ نے کی اور اس کا ترجمہ عزیزم عرفان احمد نے پیش کیا۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کتنے بچے قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور کتنے بچے پانچوں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ حضور انور نے بچوں کو نصیحت فرمائی کہ روزانہ تلاوت کریں اور باقاعدہ نماز ادا کریں۔

اس کے بعد عزیزم فہد ضیاء نے ایک حدیث نبویؐ پیش کی جو قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے کے مضمون پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد عزیزم آصف محمود نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد ''اسلامی مراکز'' کے بارہ میں عزیزم اطہر کاہلوں نے تقریر کی جس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور بچے کو فرمایا کہ تم تو اچھے مقرر ہو۔ حضور انور نے بچوں سے ان کی تعلیم کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ پھر ''اسلامی مراکز'' پر تقریر کا دوسرا حصہ جو قادیان اور ربوہ کے متعلق تھا عزیزم یاسر غلام نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم کامل افضل نے درّثمین سے نظم پڑھی جس کے بعد عزیزم نبیل مرزا نے ''فرانس کی بادشاہت'' کے بارہ میں اپنا مضمون پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم طلحہ نے ''فرانس کے محلّات'' کے بارہ میں تقریر کی۔

اس کے بعد حضور انور نے بچوں کو ٹوپیاں عنایت فرمائیں اور فرمایا اگر پوری نہیں ہے تو سامنے رکھ لیں اور یہ آپ کو یاد کرواتی رہیں کہ ہم نے نماز پڑھنی ہے اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنی ہے۔ آخر میں بچوں میں کھانا تقسیم ہوا اور یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

سوا چھ بجے حضور انور نے 'بیت السلام' میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ

خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

سوا سات بجے شام نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے باری باری تمام مہتممین سے ان کے شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ہر ایک کے کام اور پروگرام اور منصوبہ بندی کا جائزہ لیا۔

حضور انور نے معتمد کو ہدایت فرمائی کہ آپ کو تمام مجالس کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ آنی چاہئیں۔ پھر آپ کی طرف سے خدام الاحمدیہ کی کارکردگی کی مجموعی ماہانہ رپورٹ خلیفۃ المسیح کو آنی چاہئے۔ اگر کوئی کام نہیں ہوا تب بھی رپورٹ بھجوانی ہے۔

حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے چندوں اور چندہ کی ادائیگی کے معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ خدام کی فہرستیں اس طرز پر تیار ہونی چاہئیں کہ کتنے ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ اور کتنے طلباء ہیں۔ اور کتنے ایسے ہیں جو اسائلم پر ہیں۔ فرمایا اس طرح اپنا ریکارڈ بنائیں۔

مجلس عاملہ میں بعض مہتممین ایسے ہیں جو صرف فرنچ زبان جانتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ دستور اساسی کا فرنچ ترجمہ کر کے ان کو دیں تا کہ ان کو معلوم ہو کہ ان کے شعبہ کی کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔

خدام اور اطفال کی تربیت کے متعلق بھی حضور انور نے تفصیل سے ہدایات دیں۔ فرمایا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کتنے خدام نماز باجماعت باقاعدہ پڑھنے والے ہیں اور روزانہ کتنی نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں۔ کتنے خدام ایسے ہیں جو روزانہ تلاوت کرتے ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں یا ترجمہ سیکھ رہے ہیں۔ فرمایا اس طرح آپ کو ریکارڈ رکھنا چاہئے۔

وصیت کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ایسے ہیں جنہوں نے وصیت کی ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پہلے اپنی مجلس عاملہ سے شروع کریں۔ جب تک عہدیدار خود وصیت نہیں کریں گے تو دوسروں کو کس طرح کہیں گے۔

حضور انور نے شعبہ عمومی کو مساجد/مشن ہاؤسز میں ڈیوٹی وغیرہ کے تعلق میں ہدایات دیں۔ شعبہ وقار عمل کو مسجد کی صفائی اور گھاس، پودے پھول وغیرہ لگانے کے بارہ میں ہدایت دی۔

مہتمم شعبہ خدمت خلق کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ خدام خصوصاً جو اسائلم کرنے والے ہیں OLD PEOPLE'S HOME میں جائیں۔ ہسپتالوں میں جائیں وہاں بوڑھوں، مریضوں کے لئے پھل، پھول ساتھ لے جائیں ان کا حال دریافت کریں اس طرح تعلقات بڑھیں گے۔ زبان بھی آئے گی اور رابطے وسیع ہوں گے۔ فرمایا: یہاں کے حالات کے مطابق خدمت خلق کے تحت خود ذرائع نکالیں۔

نومبائعین سے رابطہ رکھنے کی بھی حضور انور نے تاکید فرمائی۔ فرمایا ان کو اپنے نظام میں سموئیں۔ وہ نمازوں میں شامل ہوں، چندہ کے نظام میں شامل ہوں۔ MTA دیکھیں، ان کا باقاعدہ متعلقہ شعبوں کے پاس ریکارڈ ہو۔ سیکرٹری تربیت، سیکرٹری مال کے پاس ان کے نام اور کوائف ہونے چاہئیں۔

شعبہ تعلیم کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور فرمایا کہ سال میں کم از دو مرتبہ خدام کا امتحان ہونا چاہئے۔ نصاب کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کوئی چھوٹی سی کتاب مقرر کرلیں جس کا امتحان لیا جائے۔ دونوں امتحانوں میں جو خدام اچھے نمبر لیں ان کو اجتماع کے موقع پر انعام دیا جائے۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجے ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

نیشنل مجلس عاملہ

انصاراللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد رات آٹھ بجے نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ دعا کروانے کے بعد حضور انور نے تمام قائدین سے ان کے عہدوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام اور آئندہ کے لائحہ عمل کا جائزہ لیا اور ہر قائد کو اس کے شعبے کے بارہ میں ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجلس انصاراللہ کی مساعی کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ خلیفۃ المسیح کو آنی چاہئے۔ قائد تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصاراللہ کے لئے باقاعدہ نصاب مقرر کر کے امتحان لیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کرلیں اور پھر اس کا امتحان ہو۔ مجلس عاملہ کے تمام ممبران بھی امتحان میں شامل ہوں۔ حضور انور نے فرمایا۔ جو صرف فرنچ زبان جانتے ہیں ان کے لئے فرنچ زبان میں علیحدہ لیں اور اردو زبان والوں سے علیحدہ امتحان لیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے بارہ میں بھی حضور انور نے انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ انصار ترجمہ قرآن کریم سیکھیں۔

قائد ایثار کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ کئی بوڑھے انصار فارغ ہوں گے انہیں چاہئے کہ وہ یہاں کے OLD PEOPLE'S HOME میں جائیں وہاں بوڑھوں سے دوستی کریں باتیں کریں ان کا حال پوچھیں اور تعلق بنائیں۔ جاتے ہوئے پھل وغیرہ ساتھ لے لیا۔ اس طرح تعارف بڑھے گا اور رابطے وسیع ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قائد تعلیم القرآن کو قرآن کریم سکھانے اور ترجمہ سکھانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دینی چاہئے۔ خود بھی توجہ دیں، بچوں کو بھی توجہ دلائیں۔ قرآن کریم سب کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا آنا چاہئے۔

انصار اللہ کے چندہ کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو انصار اللہ بالکل چندہ ادا نہیں کرتے کہ ان کی آمد نہیں ہے۔ ان سے بھی کچھ نہ کچھ لے لیا کریں آخر وہ کھاتے پیتے تو ہیں۔

صف دوم کے انصار کے لئے نائب صدر کا تقرر نہیں تھا۔ حضور انور نے نائب صدر کا تقرر فرمایا اور ہدایت دی کہ انصاراللہ کے دستور سے اپنی ذمہ داریاں اور کام پڑھ لیں۔ انصار کو سیر وغیرہ کرنی چاہئے، سائیکلنگ کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تمام قائدین اپنی مجالس کو ACTIVE کریں، نئے نئے راستے کام کے نکالیں۔ اپنے شعبوں میں، کام میں بہتری کے لئے سوچیں اور کام کے ملک کے حالات کے مطابق نئے طریقے سوچیں اور جوانوں سے زیادہ کام لیں۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کو ہدایت فرمائی کہ جنوری سے انصاراللہ کا نیا سال شروع ہو جائے گا اس لئے نئے سال کے لئے باقاعدہ پلان بنائیں اور اس

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

کے مطابق کام کریں۔ اپنے سامنے ٹارگٹ رکھیں اور اس کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

پونے نو بجے مجلس انصار اللہ کی میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ انصار اللہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائی۔ اسکے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور پیرس کے مختلف مقامات کی سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور نے اپنی گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہی درج ذیل مقامات کی سیر کی اور مختلف جگہوں کو دیکھا۔

شاہراہ CHAMPS ELYSEE، H، ایفل ٹاور (TOUR EIFEL)، PALLE، CONCORDE، EGLISE MADE، LIVE، اور ASSEMBLE NATIONAL، نپولین کے مقبرہ کو بھی دور سے دیکھا۔ ان مختلف مقامات کی سیر کے بعد واپس تشریف لائے۔

30 دسمبر 2004ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر بیت السلام (پیرس) میں پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور انور مشن ہاؤس سے باہر کے نواحی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً سوا پانچ بجے سیر سے واپس تشریف لائے اور بیت السلام میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

31 دسمبر 2004ء بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور نے "بیت السلام" پیرس میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج دورہ فرانس کا آخری دن تھا۔ دو بجے حضور انور نے بیت السلام میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر LIVE نشر ہوا۔ حضور انور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں انتظامی امور کی احسن رنگ میں بجا آوری کے تعلق میں جماعت کے عہدیداران اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے رہنما اصول بیان فرمائے اور احباب جماعت کو نظام جماعت کی اطاعت کرنے اور عہدیداران کو احباب جماعت کے ساتھ محبت اور پیار کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور انور نے جماعت کے عہدوں کو فضل الٰہی اور ایک امانت قرار دیتے ہوئے انتخاب کے وقت عدل اور تقویٰ کو پیش نظر رکھنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ ووٹ دینے والے اور جن کو ووٹ دیا جا رہا ہے دونوں تقویٰ اور انصاف کے ساتھ اس امانت کو حق ادا کریں۔

حضور انور نے عہدیداران کو یہ نصیحت فرمائی کہ جب تمہارے پاس کوئی معاملہ فیصلے کے لئے آئے تو خواہ وہ تمہارے اپنے خلاف کیوں نہ ہو اسے عدل کے ساتھ نپٹائیں اور اس سلسلہ میں جو بھی شکایات ہیں خواہ اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہوں اور شکایت کنندہ اسے امیر یا اپنے صدر کی وساطت سے مرکز کو بھجوانا چاہتا ہے تو پھر معروف جماعتی نظام اور طریق کے مطابق اسے مرکز کو بھجوائیں اور اگر امیر اپنی طرف سے کوئی وضاحت ساتھ کرنا چاہتا ہے تو شکایات کے ساتھ اپنی وضاحت بھجوا سکتا ہے۔

حضور انور نے جماعتی نظام اور مختلف جماعتی معاملات کے بارہ میں تفصیل سے ہدایات دیں۔

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ 4:30 بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری ملاقاتوں کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو چھ بجے تک جاری رہیں۔ فرانس کی دو جماعتوں کی 13 فیملیز کے 40 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان ملاقات کرنے والوں میں امریکہ، کینیڈا اور جرمنی سے آنے والے احباب اور فیملیز بھی شامل تھیں۔

اس کے بعد حضور انور نے بیت السلام میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

نیشنل مجلس عاملہ

لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ فرانس کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ ہوئی۔ یہ میٹنگ پون گھنٹہ جاری رہی۔ حضور انور نے لجنہ کے مختلف شعبوں میں کام کا جائزہ لیا اور موقع پر ہی ان کی رہنمائی فرمائی اور کام کو بہتر کرنے کے بارہ میں ان کو تفصیلی ہدایات دیں۔

لجنہ کی میٹنگ کے بعد پونے آٹھ بجے شام نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ فرانس کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ شروع ہوئی اور حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان کے کام کا جائزہ لیا اور انہیں ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے چندہ کے معیار اور چندہ دہندگان کی تعداد کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں تفصیل سے ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا جو احباب بے قاعدہ ادا کر رہے ہیں ان کو باقاعدہ بنانے کی کوشش کریں اور اس طرح باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ فرمایا جو بالکل ادا نہیں کر رہے ان سے بھی رابطہ کریں، توجہ دلائیں اور ان کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کی جماعت میں اپنے چندہ کے موجودہ بجٹ کو ڈبل کرنے کا پوٹینشل موجود ہے۔ اس کے لئے کوشش کریں۔

حضور انور نے جائزہ لینے کے بعد فرمایا آپ کے چندہ جلسہ سالانہ میں بھی اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر بیویاں کمائی کر رہی ہیں تو وہ اپنی کمائی پر چندہ ادا کریں۔

شعبہ تربیت کے جائزہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر جماعت میں نماز سنٹر ہونا چاہئے۔ اس لئے جن جماعتوں میں سنٹر نہیں ہیں وہاں بھی سنٹر بنائیں۔ جو لوگ قریب ہیں وہ نماز کے لئے آئیں، جمعہ بھی باقاعدہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ غانا میں ایک جگہ قیام کے دوران ہم تین آدمی تھے۔ حضور انور اور بیگم صاحبہ اور فرمایا تیسرے ایک احمدی دوست تھے جو ایک میل دور رہتے تھے۔ وہ پیدل چل کر آتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم تینوں نمازیں پڑھتے تھے، جمعہ بھی پڑھتے تھے اور عیدیں بھی پڑھتے تھے۔ فرمایا آجکل تو یہاں گاڑیوں پر آنا ہوتا ہے اس لئے تین چار میل سے آنا کوئی مشکل نہیں۔ اس لئے باقاعدہ ان جماعتوں میں بھی جن کی تعداد کم ہے اور نماز سنٹر نہیں ہے وہاں نماز سنٹر بنائیں اور نماز باجماعت ادائیگی کا اہتمام کریں۔

نو مبائعین سے رابطوں کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر نو مبائع سے باقاعدہ رابطہ رکھ کر اُسے اپنے نظام کا حصہ بنائیں اور چندہ کے نظام میں بھی شامل کریں۔

موصی احباب کی تعداد میں اضافہ کے متعلق حضور انور نے جائزہ لیا اور ہدایات فرمائیں۔ شعبہ وقف نو کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو بچے 15 سال سے اوپر ہو چکے ہیں ان سے باقاعدہ سٹیٹمنٹ لیں کہ ہمارے والدین نے ہمیں وقف کیا تھا۔ ہم اس کو جاری رکھنا چاہتے ہیں اور ہمارا اس اس فیلڈ میں جانے کا پروگرام ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری زراعت کو ہدایت فرمائی کہ مشن ہاؤس میں پھول اور پودے وغیرہ لگائیں۔ سیکرٹری جائیداد کو فرمایا کہ جائیداد کا مکمل ریکارڈ آپ کے پاس ہونا ضروری ہے باقاعدہ مختلف جائیدادوں کے سٹاک رجسٹر بنائیں اور اس میں ان عمارات میں موجود اشیاء کا ریکارڈ درج کریں۔

جلسہ کے لئے کسی کھلی بڑی جگہ کے ذکر پر حضور انور نے مختلف پہلوؤں سے جائزہ لینے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا جو احمدی احباب چندہ عام نہیں دیتے ان سے کوئی دوسرا چندہ نہیں لینا۔ جو رقم وہ دیتے ہیں اس کو چندہ عام میں شمار کر کے رسید کاٹیں۔ جب ان کی طرف سے چندہ عام کی ادائیگی مکمل ہو جائے تو پھر تحریک جدید، وقف جدید میں شمار کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا سوائے نو مبائعین کے، چونکہ ابھی وہ زیر تربیت ہیں اور ان کو چندہ کی عادت ڈالی جا رہی ہے اس لئے وہ جو بھی دیتے ہیں اور جس تحریک کے لئے بھی دیتے ہیں ان سے لے لیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ MTA بھی ہر گھر میں ہونا چاہئے۔ خطبہ سننے کی طرف صرف توجہ دلانا کافی نہیں بلکہ باقاعدہ DATA اکٹھا کریں کہ کتنے لوگوں نے سنا۔ حضور انور نے فرمایا اکثر اُن گھروں میں جھگڑے اور مسائل پیدا ہوتے ہیں جو خطبے نہیں سنتے یا جو کچھ سنتے ہیں تو توجہ سے نہیں سنتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو احمدی طلباء ہیں وہ اپنی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے تحت یونیورسٹی، کالجز وغیرہ میں مختلف پروگرام، سیمینار وغیرہ منعقد کر سکتے ہیں۔ اس طرح تعارف اور رابطہ کی اور تبلیغ کی ایک راہ نکل سکتی ہے اور پڑھے لکھے لوگوں تک پیغام پہنچ سکتا ہے۔

میٹنگ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام اکٹھے ہو کر چلیں، باہم مل کر بنیان مرصوص کی طرح کام کریں تو ایک CONSOLIDATED فورس لگ رہی ہوگی اور اس طرح کام کرنے سے جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ کی یہ میٹنگ رات 9 بجے تک جاری رہی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ اس میٹنگ کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم جنوری 2005ء بروز ہفتہ:

نماز فجر حضور انور نے بیت السلام (پیرس) میں پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور نے مسجد میں موجود سب احباب کو مخاطب کرتے ہوئے نئے سال کی مبارکباد دی۔ جواب میں احباب کی طرف سے بھی یہ آوازیں بلند ہوئیں کہ حضور انور کو بھی یہ نیا سال مبارک ہو۔

سپین کے لئے روانگی

آج فرانس سے سپین کے لئے روانگی تھی۔ صبح نو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ اس کے بعد قافلہ مشن ہاؤس بیت السلام (پیرس) سے سپین کے لئے روانہ ہوا۔

پروگرام کے مطابق آج کا سفر 982 کلومیٹر تھا۔ 796 کلومیٹر پیرس سے فرانس، سپین کے بارڈر تک اور پھر بارڈر سے مزید آگے 186 کلومیٹر اس ہوٹل تک جس میں رات قیام کے لئے جماعت سپین نے انتظام کیا تھا۔ آج موسم ابر آلود تھا اور بارش بھی ہو رہی تھی۔ دو صد کلو میٹر سفر طے کرنے کے بعد TOURS شہر سے گزر کر قافلہ مین ہائی وے کے ایک پٹرول پمپ اور کیفے پر رکا۔ گاڑیوں میں پٹرول وغیرہ ڈلوایا گیا۔ قریباً نصف گھنٹہ کے قیام کے بعد یہاں سے آگے روانگی ہوئی اور مجموعی طور پر 430 کلو میٹر کا سفر طے کرنے کے بعد دوپہر ایک بجے PRAHECO کے علاقہ میں قافلہ رُکا۔ یہاں جماعت فرانس نے HOTEL LES RURALIS میں ظہر وعصر کی نمازوں اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ کھانا پیرس سے تیار کر کے ساتھ لائے تھے۔ نمازوں کے لئے ایک بڑا کمرہ حاصل کیا گیا تھا۔ حضور نے یہاں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں، اس کے بعد دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ یہاں سے اڑھائی بجے اگلے سفر کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور نے ان منتظمین اور خدام کو شرف مصافحہ بخشا

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جو کھانا لے کر قافلہ سے قبل یہاں پہنچے تھے اور جملہ امور کا انتظام کیا تھا۔

اگلا پڑاؤ 166 کلو میٹر مزید سفر کے بعد BOR DEAUX شہر کے قریب مین ہائی وے پر AIRE D'ESTALOT TOTAL POMP STATION پر تھا۔ چار بجے کے قریب قافلہ اس جگہ پر پہنچا۔ BORDEAUX میں مقیم احمدی فیملی مکرم ناصر احمد خان صاحب نے یہاں چائے وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

سپین سے آنے والے وفد نے جو مکرم مبارک احمد صاحب امیر جماعت سپین، عبداللہ ندیم صاحب مبلغ انچارج سپین، ملک طارق صاحب مبلغ پیدروآباد اور مکرم طاہر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ اور فضل الٰہی قمر صاحب پر مشتمل تھا، اسی جگہ پر حضور انور کا استقبال کیا۔ یہاں سے ابھی فرانس/سپین کا باڈر دوصد کلومیٹر تھا۔ سپین سے آنے والے وفد نے فرانس میں دوصد کلو میٹر اندر آ کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

چار بجکر چالیس منٹ پر یہاں سے اگلے سفر کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے امیر صاحب فرانس، نائب امیر فرانس، صدر خدام الاحمدیہ اور ساتھ آنے والے دیگر عہدیداران اور خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ یہ سب احباب صبح پیرس سے ہی قافلہ کے ساتھ تھے۔ فرانس کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں ایک گاڑی Lead کر رہی تھی اور دوسری سب سے آخر پر تھی۔ جماعت سپین سے آنے والا وفد بھی دو گاڑیوں میں آیا تھا۔ اب یہاں سے اگلے سفر کے لئے سپین کی گاڑی نے Lead کیا اور ان کی دوسری گاڑی قافلہ کی گاڑیوں کے پیچھے تھی۔ آگے روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور یہاں سے فرانس کے احباب واپس پیرس کے لئے روانہ ہوئے جب کہ قافلہ آگے سپین کے لئے روانہ ہوا۔ یہ دوصد کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد شام چھ بجکر 35 منٹ پر فرانس کا بارڈر بمقام SAN SEBASTIAN کراس کر کے سپین میں داخل ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا یہ سپین کا پہلا سفر تھا۔ بارڈر کراس کرنے کے بعد ابھی مزید 186 کلو میٹر کا سفر باقی تھا۔ جماعت سپین نے PANCURVO کے علاقہ میں ہوٹل EL MOLINO میں حضور انور اور قافلہ کے دیگر ممبران کی رہائش کا انتظام کیا ہوا تھا۔

بارڈر کراس کرنے کے بعد شام 7 بجے کے قریب راستہ میں ایک کیفے میں کچھ دیر کے لئے رُکے پھر آگے روانگی ہوئی اور سپین کے تین بڑے شہروں VICTORIA, BILBAO, SAN SEBASTIAN سے گزرتے ہوئے رات نو بجے اپنے جائے قیام ہوٹل EL MOLINO پہنچے۔ بارڈر سے ہوٹل تک کا سفر 186 کلو میٹر کا سفر ایک پہاڑی سفر تھا۔ رات کی تاریکی میں پہاڑیوں پر بجلی کی روشنیوں میں آبادی کے مناظر بہت خوبصورت اور بھلے دکھائی دیتے تھے۔ پہاڑوں کے دامن میں وادیوں نے روشنیوں کا لباس پہنا ہوا تھا۔ بل کھاتی ہوئی سٹریٹ لائٹس ان مناظر کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیتی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جب آخری بار 1995ء میں براستہ فرانس سپین آئے تھے تو دوران سفر اسی ہوٹل میں رات کا قیام فرمایا تھا۔ اور حضور رحمہ اللہ کا قیام ہوٹل کے کمرہ نمبر 109 میں تھا۔ آج دس سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بھی دوران سفر اسی ہوٹل میں قیام فرمایا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ کی رہائش بھی کمرہ نمبر 109 میں تھی۔

ہوٹل میں پہنچنے کے بعد ساڑھے نو بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ آج کا مجموعی سفر 982 کلو میٹر تھا۔ صبح نو بجے پیرس، فرانس سے روانہ ہو کر رات نو بجے PANCURVO سپین پہنچے۔ گویا بارہ گھنٹے سڑک کے اوپر ایک تھکا دینے والا سفر تھا جو آخر رات 9 بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ

مجلس سوال و جواب

بتاریخ 9/ مئی 1997ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ پروگرام 'ملاقات' 9/ مئی 1997ء سے بعض سوال اور ان کے جواب اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہیں۔ (مدیر)

سوال: لوگ تفریح طبع کے لئے جانوروں کا شکار کرتے ہیں کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام میں بے غرض جان لینا گناہ ہے اس کی کوئی اجازت نہیں۔ جس چیز کی اجازت ہے اس پر پہلے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنے کی ہدایت ہے۔ صاف پتہ چلا کہ بے غرض جان لینا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ ہاں جو نقصان پہنچاتا ہے اور اکثر اُن صورتوں میں جب وہ حملے میں پہل کرتا ہے اس وقت اس کو ہلاک کرنا ہرگز اسلامی اصول کے خلاف نہیں۔ یا جس سے انسانی زندگی اور فصلوں کو نقصان پہنچتا ہو ایسے جانور کے شر سے بچنے کے لئے مارنا ہرگز منع نہیں۔ باقی صرف انہی جانوروں کو مارنے کی اجازت ہے جو انسانی زندگی کے کام آتے ہیں اور جن کا گوشت استعمال ہوتا ہے۔ بے غرض یونہی مارتے پھرنا بالکل درست نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو جب چھوٹے تھے انہوں نے طوطا پکڑا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس غرض کے لئے نہیں ہے۔ یہ تو خوش نما خوبصورت چیز ہے۔ تو ہر جانور کے اپنے مقصد ہیں جو وہ پورے کرتا ہے ان مقاصد سے ہٹ کر ان کو مارنا جائز نہیں۔

♍♍♍♍♍

سوال: ہمارے ہاں رمضان میں ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہنے کی بہت عادت ہوتی ہے۔ باقی حالات میں بھی بعض اوقات اتنی تعداد ہو جاتی ہے کہ الگ الگ نام بنام دعا نہیں کی جا سکتی تو کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا اُسی وقت دعا کر لینی چاہئے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا یہی طریق تھا اور حضرت مولوی راجیکی صاحبؓ کا بھی یہی طریق تھا۔ بعد میں جب یاد آجائیں تو پھر ان کے ساتھ ان کی دعا تو ہوتی ہی ہے لیکن جو نہیں (یاد) آتے اُن کی کیٹیگری کی دعا کی جاتی ہے۔ فلاں مصیبتوں میں مبتلا لوگ، کیونکہ جو دعا کے لئے کہتے ہیں وہ ایک ہی نوعیت سے تو تعلق نہیں رکھتے، کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہے۔ کوئی کسی امید کی خاطر دعا کروا رہا ہے۔ تو اس طرح ہر طبقے کے لئے طبقہ وار دعا کرنے کے لئے قرآنی آیات موجود ہیں۔ اور اُن آیات اور دعاؤں کو چنیں یا ان انبیاء کی دعاؤں کو چنیں جو اپنی ذات میں ایک خاص طبقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص ہے جو اپنی عائلی زندگی کے لئے پریشان ہے تو اسے ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾۔

کسی کو خوف ہے کہ کسی کے شر سے بچنے کے لئے دعا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا...... یہ دعا ہے۔ اور جماعتی طور پر جو خوف پیدا ہوتے ہیں (ان کے لئے) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ اس طرح قرآن کریم نے ہماری مدد فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے علاوہ ہمیں بہت سی ایسی دعائیں سکھائی ہیں جو موقع اور محل کے عین مطابق ہیں اور ہر فرد بشر کا نام لے کر اس کے لئے الگ دعا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کیٹیگری میں سب داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جن کا معاملہ زیادہ بگڑا ہوا ہو خطرناک ہو ان کی دعا کی ایسی پریشانی ہوتی ہے کہ وہ نام یاد بھی رہ جاتے ہیں اس لئے یہ بات درست نہیں کہ سب نام بھول جاتے ہیں۔

♍♍♍♍♍

سوال: دعا ہی کے سلسلہ میں دوسرا سوال ہے کہ قرآن مجید کی ان آیات کی تلاوت اکثر کی جاتی ہے ﴿رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَار۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا﴾۔ (آل عمران 193-194) **دیکھا گیا ہے کہ مقتدی حضرات ان کو سن کر بھی آمین کہتے ہیں۔؟**

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا۔ جو پہلی آیت ہے اس میں تو دعا ان معنوں میں ہے ہی نہیں کہ آمین کہی جائے۔ ﴿رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾۔ (آل عمران:193)

اس میں تو اللہ تعالیٰ کے ایک فعل کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس میں التجا جو ہے وہ مضمر ہے اس لئے مضمر التجا میں بالجہر آمین کا کوئی موقع ہی نہیں ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں اے خدا جس کو تو ڈال دے گا آگ میں اُسے تُو نے رسوا کر دیا، برباد کر دیا۔ اخزیتۂ میں اصل تو رسوائی ہے مگر یہ سارے معنے داخل ہیں۔ یعنی کچھ باقی نہیں رہا ﴿وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَار﴾ اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں ہوا کرتا۔ اس میں یہ تو کہا ہی نہیں گیا ﴿وَقِنَا عَذَابَ النَّار﴾ اس لئے یہ ایک واقعہ کا بیان ہے۔ اس میں آمین کا کیا مطلب؟ اے خدا تو جسے چاہے ہلاک کر دیتا ہے۔ آمین، بالکل بے تعلق ہے۔ جب مجھے آمین کی آواز آتی ہے تو مَیں کہتا ہوں یہ کیا کر رہے ہیں؟

لیکن جو دوسری آیت ہے اس میں دعا ہے۔ ﴿رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا﴾۔ دعا ﴿فَاغْفِرْلَنَا﴾ کے بعد آتی ہے۔ ﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْعَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَار﴾۔

Dubai Freehold

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

سیرت حضرت مسیح موعودؑ اور مصلح موعود کے بعض درخشندہ گوشے

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۲؍ مئی و ۲۵؍ مئی ۲۰۰۴ء کی زینت بننے والے مضامین کا یہ سلسلہ گزشتہ شمارہ سے جاری ہے۔

میرا یقین بڑھ گیا

میری عمر جب نو یا دس برس کی تھی۔ میں اَور ایک طالب علم گھر میں کھیل رہے تھے۔ وہیں الماری میں ایک کتاب پڑی ہوئی تھی، اس میں لکھا تھا کہ اب جبرائیل نازل نہیں ہوتا۔ میں نے کہا یہ غلط ہے میرے ابا پر تو نازل ہوتا ہے۔ اس لڑکے نے کہا جبرائیل نہیں آتا، کتاب میں لکھا ہے۔ آخر ہم دونوں حضرت صاحب کے پاس گئے اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کتاب میں غلط لکھا ہے، جبرائیل اب بھی آتا ہے۔

طوفان سے بچاؤ

مجھے اپنی زندگی کے جن واقعات پر ناز ہے۔ ان میں وہ ایک حماقت کا واقعہ بھی ہے کہ ایک رات ہم سب صحن میں ہو رہے تھے کہ آسمان پر بادل آیا اور زور سے گرجنے لگا۔ اسی دوران میں قادیان کے قریب ہی بجلی گری جس کی کڑک اس زور کی تھی کہ قادیان کے ہر گھر والوں نے یہ سمجھا کہ یہ بجلی شاید ان کے گھر میں ہی گری ہے۔ اس کڑک اور کچھ بادلوں کی وجہ سے لوگ کمروں میں چلے گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ جب اندر جانے لگے تو میں نے اپنے دونوں ہاتھ آپؑ کے سر پر رکھ دیئے کہ اگر بجلی گرے تو مجھ پر گرے، ان پر نہ گرے۔ بعد میں مجھے اپنی اس حرکت پر ہنسی آئی کہ ان کی وجہ سے تو ہم نے بجلی سے بچنا تھا، نہ یہ کہ ہماری وجہ سے وہ بجلی سے محفوظ رہتے۔

قبول حق

میں نے حضرت صاحب کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو میں گھر سے نکل جاؤں گا۔ مگر میں نے ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا حتی کہ جب آپؑ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔

1900ء کا یادگار سال

۱۹۰۰ء میں مَیں گیارہ سال کا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے لئے کوئی شخص چھینٹ کے قسم کے کپڑے کا ایک جبہ لایا تھا۔ میں نے آپؑ سے وہ جبہ لے لیا تھا کیونکہ اس کا رنگ اور اس کے نقش مجھے پسند تھے۔ میں اسے پہن نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کے دامن میرے پاؤں کے نیچے لٹکتے رہتے تھے۔ ۱۹۰۰ء میں میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خداتعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے؟ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا۔ آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے۔ وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی جس طرح ایک بچہ کو اس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ میں نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔ آج میں ۳۵ سال کا ہوں مگر آج بھی میں اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اب میں دعا میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو۔

تو ایک دن ضحیٰ یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا۔ اور وہ جبہ اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ہے اور متبرک ہے۔ یہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے مقدس ہونے کا تھا، پہن لیا۔

دل کا حلیم

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۷؍ فروری ۲۰۰۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے دل کا حلیم ہونے کے بارہ میں ایک مضمون مکرم فرخ سلمانی صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

تحریک جدید کے آغاز کے وقت حضرت مصلح موعودؓ نے بھائیوں سے صلح کرنے اور یکجان ہونے کا ارشاد بھی فرمایا تھا۔ اس حکم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: جس وقت میں نے جماعت کے لئے یہ حکم تجویز کیا، اس وقت سب سے پہلے میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے خدا! میرا دل صاف ہے اور مجھے کسی سے بغض وکینہ یا رنجش نہیں۔ سوائے ان کے جن سے ناراضگی کا تُو نے حکم دیا ہے۔ ...... میں نے کبھی کسی شخص سے بغض نہیں رکھا بلکہ شدید دشمنوں کے متعلق بھی میرے دل میں کبھی کینہ پیدا نہیں ہوا۔ ہاں ایک قوم ہے جس کو میں مستثنیٰ کرتا ہوں اور وہ منافقین کی جماعت ہے۔ مگر منافقین کا قطع کرنا یا انہیں جماعت سے نکالنا یہ میرا کام ہے تمہارا نہیں۔ جس کو میں منافق قرار دوں اس کے متعلق جماعت کا فرض ہے کہ اس سے بچے، لیکن جب تک میں کسی کو جماعت سے نہیں نکالتا، تمہیں ہر ایک شخص سے صلح اور محبت رکھنی چاہئے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنا چاہئے۔

1932ء میں مکرم خواجہ کمال الدین صاحب کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا: "اگرچہ خواجہ صاحب نے میری مخالفتیں کیں لیکن انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے وقت خدمات بھی کی ہیں اس وجہ سے ان کی موت کی خبر سنتے ہی میں نے کہہ دیا کہ انہوں نے میری جتنی مخالفت کی وہ میں نے سب معاف کی۔ خدا تعالیٰ بھی ان کو معاف کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ جن بندوں کو خداتعالیٰ کھینچ کر اپنے مامورین کے پاس لاتا ہے ان میں ہو سکتا ہے کہ غلطیاں بھی ہوں لیکن خوبیاں بھی ہوتی ہیں۔ ہمیں ان خوبیوں کی قدر کرنی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں خلافت کا انکار بڑی خطا ہے خداتعالیٰ نے اسے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ مگر ہمارا جہاں تک تعلق ہے ہمیں معاف کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک اگر ایسے شخص کی نیکیاں بڑھی ہوئی ہوں گی تو وہ اس سے بہتر سلوک کرے گا۔"

ایک دفعہ ایک سخت مخالف غیراز جماعت کسی کام کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ سے ملنے کے لئے ربوہ آئے۔ اُن کی حضرت امّ ناصرؓ سے قریبی رشتہ داری بھی تھی اس لئے سیدھے اُن کے ہاں پہنچے اور پیغام بھجوایا کہ مجھے حضرت صاحب سے وقت لے دیں۔ مگر حضرت امّ ناصر نے غیرت کی وجہ سے جواب دیا: "یوں تو آپ میرے خاوند کو گالیاں دیتے ہیں مگر جب کام ہوتا ہے تو سفارش کروانے آجاتے ہیں۔ میں نہ صرف یہ کہ پیغام نہ دوں گی بلکہ آپ سے ملنا بھی پسند نہیں کرتی"۔ وہ صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری گئے اور کوشش کر کے ملاقات کا وقت لے لیا۔ کچھ دیر بعد حضورؓ جب امّ ناصرؓ کے ہاں تشریف لائے تو فرمایا کہ اُنہی صاحب کے لئے اکرام ضیف کے طور پر ایک دو ڈش مزید تیار کر دو، وہ کھانا میرے ساتھ کھائیں گے۔ حضرت امّ ناصرؓ نے اُن کا پیغام اور اپنا جواب بتایا تو حضورؓ نے فرمایا: تم نے تو اپنی غیرت کا اظہار کر دیا ہے مگر اب وہ میرے مہمان ہیں اور رسول اللہؐ نے مہمان کی بڑی عزت رکھی ہے۔ وہ گالیاں دے کر اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں اور میں نے سنت رسولؐ پر چل کر اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہے۔

قادیان میں ڈاکٹر گوربخش سنگھ سلسلہ کی برملا مخالفت کیا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میری بھانجی نے F.A. میں فلاسفی کا مضمون لیا تھا۔ اس مضمون میں وہ کمزور تھی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مکرم عبد السلام اختر صاحب فلاسفی میں M.A. ہیں۔ میرے اُن کے والد سے اچھے مراسم تھے۔ میں نے اُن سے اپنی بھانجی کے لئے اختر صاحب کو ٹیوشن پڑھانے کی اجازت دینے کی درخواست کی۔ وہ فرمانے لگے کہ میرا بیٹا واقف زندگی ہے۔ اگر حضرت صاحب اجازت دیدیں تو وہ بخوشی یہ خدمت بجالا سکتا ہے۔ ان دنوں مَیں نے حضرت صاحب اور جماعت کے خلاف کچھ مقدمات کئے ہوئے تھے اور میرے تعلقات حضور کے ساتھ کشیدہ تھے۔ لہٰذا میں حضرت صاحب کی خدمت میں اس کے لئے کہنا نہ چاہتا تھا۔ لیکن جب کوئی اَور انتظام نہ ہو سکا تو مجبوراً میں نے حضور کی خدمت میں رقعہ لکھا۔ حضور نے بخوشی اختر صاحب کو اجازت دیدی اور وہ کئی ماہ تک میری بھانجی کو پڑھاتے رہے۔ میں نے ان کو ٹیوشن فیس دینا چاہی لیکن انہوں نے کہا کہ میں حضرت صاحب کے حکم کے ماتحت بطور ڈیوٹی پڑھا رہا ہوں، اس کا معاوضہ لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نتیجہ نکلنے پر لڑکی بہت اچھے نمبروں میں پاس ہوئی اور میں ایک تھال میں مٹھائی اور دس روپے لے کر اُن کے گھر پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ نہیں لے سکتا۔ اگر آپ چاہیں تو حضرت صاحب کے پاس لے جائیں۔ میں نے وہ مٹھائی حضور کی خدمت میں بھجوائی تو حضور نے بچی کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ آپ ہمارے پڑوسی ہیں۔ مَیں نے جو بچی کی پڑھائی کا انتظام کیا ہے وہ کسی معاوضہ کے لئے نہیں تھا۔ حضور نے مٹھائی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ تقسیم کرادی اور رقم مجھے واپس کر دی۔

فخر الدین ملتانی ایک فتنہ کا بانی تھا اور اس نے اپنی زبان اور قلم سے حضورؓ اور آپؓ کے اہلِ خانہ کے خلاف سب وشتم اور بہتان طرازی سے کام لیا۔ لیکن جب وہ فوت ہو گیا تو اس کی بیوی نے حضور کی خدمت میں اپنی مالی تنگی اور تہی دستی کا ذکر کرتے ہوئے امداد کی درخواست کی۔ باوجود اس کے کہ اُس شخص کا پیدا کردہ فتنہ ابھی جاری تھا مگر مجسم حلم وجود نے ان کے لئے سامان خورونوش فراہم کرنے کا انتظام کیا۔ پھر اگرچہ حضورؓ نے اعلان فرمایا ہوا تھا کہ آپؓ سوائے اپنے رشتہ داروں یا واقفین کے، کسی اَور کے نکاحوں کا اعلان کرنے کی فرصت نہ نکال سکیں گے لیکن جب فخر الدین ملتانی کے لڑکے نے کہا کہ اگر اس کی ہمشیرہ کا نکاح خود حضورؓ پڑھانا منظور فرماویں تو تب ہی اس کا رشتہ احمدیوں میں ہو سکتا ہے ورنہ کوئی احمدی اس کا رشتہ قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو گا تو آپ نے یہ درخواست قبول کرتے ہوئے فخر الدین کی لڑکی کے نکاح کا اعلان بھی فرمایا۔

جماعت احمدیہ کے شدید معاند ظفر علی خان جب مری میں فالج کی بیماری میں مبتلا تھے اور نہایت کسمپرسی کے عالم میں اپنی زندگی کے آخری دن گزار رہے تھے تو حضورؓ کے ارشاد پر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب بغرض علاج اُن کے پاس جاتے رہے اور اُن کی ادویہ کے لئے حضورؓ نے اپنی جیب خاص سے رقم بھی مرحمت فرمائی۔ چنانچہ جناب عبدالحکیم صاحب عامر کا بیان ہے کہ: "ایک سال پیشتر جب آغا شورش کاشمیری صاحب سخت علیل تھے قادیانیوں کے روحانی پیشوا (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے آپ کو غیر ملکی دوائیوں کی پیشکش کی تھی ...... مولانا ظفر علی خان کی علالت کے دنوں میں جبکہ وہ مری میں مقیم تھے، قادیانیوں کے روحانی پیشوا سے مولانا کو بھی اس قسم کی پیشکش کی گئی تھی۔"

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

11th February 2005 – 17th February 2005

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 11th February 2005

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:50 Children's Class with Hazoor. Recorded on 9th January 2005, from Spain.
01:50 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session no.101. Recorded on 3rd January 1997.
03:00 MTA Sports. A basketball match: Army vs. Wabdaa.
03:40 Seerat Sahaba Rasool (saw)
04:25 Children's Class [R]
05:25 MTA Travel: a visit to Cairo.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 457, recorded on 13th April 2000.
08:05 Siraikhee Service. No. 1.
08:55 Bengali Mulaqa'at. A Q/A session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at with Bangla speaking guests. Recorded on 2nd November 1999.
09:55 Indonesian Service
11:00 Children's Class [R]
12:05 Tilaawat & MTA News
13:00 Live Friday Sermon: Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:20 Dars-e-Hadith [R]
14:40 Bengali Mulaqa'at [R]
15:35 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Interview with Chaudhry Mohammad Ali.
18:10 Urdu Mulaqa'at: Session .101 [R]`
19:30 Liqaa Ma'al Arab: Session 457 [R]
20:40 Yassarnal Qur'an
21:05 Friday Sermon [R]
22:10 Urdu Mulaqa'at: Session 101 [R]`
23:15 Interview with Chaudhry Mohammad Ali [R]

Saturday 12th February 2005

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat , Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 11th February 2005.
02:20 Quiz Anwar-ul-Aloom.
02:50 Question and Answer session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV. Recorded on 11th May 1991.
03:55 Kehkashaan
04:20 Moshaairah: An evening of Poetry.
05:20 MTA Variety: Presentation of MTA Studios Australia.
06:05 Tilaawat, Darse Hadith & MTA News
07:10 Liqaa Ma'al Arab: Question and Answer session in Arabic & English with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 458, recorded on 27th April 2000.
08:10 French Service: Various Programmes in French language.
09:05 Question and Answer Session [R]
10:05 Indonesian Service: variety of programmes
10:55 Friday Sermon [R]
12:05 Tilawaat & MTA News
12:50 Bangla Shomprochar
13:50 Intikhab-e-Sukhan: A live Nazm request programme
15:30 Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Hazoor. Recorded on 12th February 2005.
16:30 Moshaairah: An evening of Poetry. [R]
17:40 Kehkashaan [R]
18:05 Ashab-e-Ahmad
18:40 Question & Answer Session [R]
19:55 Liqaa Ma'al Arab: Session 458 [R]
20:55 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class with Hazoor [R]
21:55 Moshaairah [R]
22:55 Question & Answer Session [R]

Sunday 13th February 2005

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
01:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Hazoor. Recorded on 12th February 2005.
02:00 Children's corner
02:55 Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV and English speaking guests.
04:20 Seerat Masih Maud (as) Programme no. 28.
05:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Hazoor. [R]
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News.
07:10 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 459, recorded on 4th May 2000.
08:20 Spanish Service. Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad. Recorded on 6th September 2004.
09:15 Question and Answer Session [R]
10:50 Indonesian Service
12:00 Tilawaat & MTA News
12:45 Repeat of Intikhab-e-Sukhan. Recorded on 12th February 2005.
14:15 Bangla Shomprochar
15:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 11th February 2005.
16:20 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) with Hazoor. Recorded on 13th February 2005.
17:20 Seerat Masih Maud [R]
18:00 Question and Answer Session [R]
19:30 Liqaa Ma'al Arab: Session 459 [R]
20:35 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) [R]
21:35 Children's corner [R]
22:30 Question and Answer Session [R]

Monday 14th February 2005

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:45 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class with Hazoor. Recorded on 12th February 2005.
01:45 Children's corner
02:20 Question and Answer session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV.
03:20 Ilmi Khutabaat: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV on 14th January 1983 in Lahore, Pakistan.
04:20 Quiz: Ruhaani Khazaa'en
05:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 6th February 2004.
06:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News [R]
07:00 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 460, recorded on 11th May 2000.
08:10 Learning Chinese with Muhammad Osman Chou. Class no. 413.
08:40 Rencontre Avec Les Francophones: a weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV. Session 97, recorded on 21st February 2000.
09:45 Indonesian Service: variety of programmes.
10:45 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class with Hazoor. [R]
11:55 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News
12:50 Children's Corner [R]
13:25 Medical Matters: A discussion on the Body's Infections by Dr Aysha Khan.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Rencontre Avec Les Francophones: [R]
16:15 Friday Sermon [R]
17:10 Quiz Ruhaani Khazaa'en [R]
17:55 Question and Answer Session [R]
19:15 Liqaa Ma'al Arab: Session 460 R]
20:15 Bustan-e-Waqf-e-Nau Class with Hazoor. [R]
21:20 Ilmi Khutabaat [R]
22:20 Question and Answer Session [R]
23:20 Medical Matters [R]

Tuesday 15th February 2005

00:05 Tilaawat, Dars, MTA News
01:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 6th February 2004.
02:00 Waaqifeen-e-Nau programme: Educational programme for children.
02:30 Question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends.
03:35 Rahe Hedayat. A discussion on the truth of Hadhrat Masih Maud (as). Programme no.4.
04:05 A speech on the topic of 'Jesus in India'. Presentation of MTA Studios USA.
04:55 Friday Sermon [R]
06:10 Tilaawat, Dars & MTA News
07:20 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) & Arabic speaking guests. Session 461, recorded on 18th May 2000.
08:35 Sindhi Service. A talk about the life of the Promised Messiah (as).
08:55 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session no.102. Recorded on 10th January 1997.
10:05 Indonesian Service
11:05 Rahe Hadayat [R]
11:30 MTA Travel. Travel programme: Along the Thames.
12:05 Tilaawat & MTA News
13:05 Jesus in India [R]
13:55 Bangla Shomprochar
15:00 Urdu Mulaqaat. [R]
16:05 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) with Hazoor. Recorded on 13th February 2005.
17:05 Lajna Magazine
17:50 Question and Answer session [R]
19:00 Raahe Hedayat. [R]
19:35 Liqaa Ma'al Arab: Session 461 [R]
20:40 Waaqifeen-ne-Nau
21:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) [R]
22:15 Lajna Magazine [R]
22:55 Question and answer session [R]

Wednesday 16th February 2005

00:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
00:50 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Hazoor recorded on 12th June 2004.
01:45 From the Archives. Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir, Khalifatul Masih IV on 23rd November 1984, on the topic of fear in Allah and striving to become righteous Muslims.
02:30 Guldastah
03:05 Question & Answer Session: English Q/A with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
04:05 Hamaari Kaa'enaat
04:35 Speeches from Jalsa Salana: A speech delivered by Rafiq Hayyat on the topic of 'Islam and human rights'. Recorded on 28th July 2002.
05:10 MTA Variety
06:00 Tilawaat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
06:50 Liqaa Ma'al Arab: a regular sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Arabic speaking guests. Session 462, recorded on 25th May 2000.
07:55 Swahili Service. Including Dars-e-Hadith.
09:00 From the Archives: Friday Sermon [R]
09:40 Seerat-un-Nabi (SAW)
10:10 Indonesian Service
11:15 Documentary
12:00 Tilawaat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Speeches from Jalsa Salana [R]
13:30 Hamaari Kaa'enaat
14:05 Bangla Shomprochar
15:20 From the Archives [R]
16:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Hazoor.[R]
17:00 Guldastah [R]
17:40 Seerat-un-Nabi (saw)
18:10 Hamaari Kaa'enaat
18:40 Question and Answer Session [R]
19:50 Liqaa Ma'al Arab: Session 462 [R]
20:55 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Hazoor.[R]
21:55 From the Archives [R]
22:40 MTA Variety
23:25 Jalsa Speeches [R]

Thursday 17th February 2005

00:05 Tilaawat, Ansar Sultan Al Qalm, MTA News.
01:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 11th February 2005.
02:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) with Hazoor. Recorded on 22nd February 2004.
03:05 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV and English speaking guests. Session no.102. recorded on 23rd March 1997.
04:15 Al Maidah
04:55 Moshaairah: an evening of poetry.
06:00 Tilawaat, Ansar Sultan Al Qalm, MTA News
07:00 Liqaa Ma'al Arab: A regular sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Arabic speaking guests. Session 463, recorded on 15th June 2000.
08:00 Pushto Muzakarah
08:45 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanations of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class No. 84. Recorded on 5th October 1995.
09:55 Indonesian Service
10:55 Moshaairah [R]
12:05 Tilaawat, Ansar Sultan Al Qalm, MTA News
13:00 Al Maaidah [R]
13:35 Bengali Service.
14:45 Tarjamatul Qur'an Class No. 84 [R]
16:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) [R]
17:10 English Mulaqa'at: Session 102 [R]
18:15 Moshaairah [R]
19:30 Liqaa Ma'al Arab: Session 463 [R]
20:35 Friday sermon [R]
21:35 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) [R]
22:40 English Mulaqa'at: Session 102 [R]

Please note MTA2 will be showing French service, German service & Arabic service at 16:00GMT, 17:00GMT & 18:00GMT.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 Friday February 11 , 2005 Issue No. 06

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی فرانس میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

ورسائی محل کا وزٹ، واقفات نو بچیوں اور واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاسز، انفرادی و فیملی ملاقاتیں،

خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور جماعت فرانس کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگز۔

مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ اور کاموں کو بہتر بنانے کے لئے نہایت اہم تفصیلی ہدایات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

گزشتہ شمارہ میں حضور ایدہ اللہ کے دورہ فرانس اور سپین کی رپورٹ کی چوتھی قسط میں 29/دسمبر 2004ء تا یکم جنوری 2005ء کی بجائے سہواً 2/ تا 4/ جنوری 2005ء کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔اس طرح سے رپورٹ کا تسلسل قائم نہیں رہا۔ ادارہ اس فروگزاشت پر معذرت خواہ ہے۔ 29/دسمبر 2004ء تا یکم جنوری 2005ء کی رپورٹ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

29دسمبر2004ء بروز بدھ:

حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ورسائی محل کا وزٹ

دس بجے حضور انور ایک مشہور تاریخی محل جسے (CHATEAU DE VERSAILLES) ''وَرْسَائی کا محل'' کہا جاتا ہے کہ وزٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

یہ محل فرانس کے ایک شہر VEASAILLES میں ہے۔ یہ شہر پیرس سے 16 کلومیٹر دور ایولین (Y-VEWINES) ڈیپارٹمنٹ میں واقع ہے، ہر سال دنیا بھر سے تین سے چار لاکھ سیّاح اس محل کی سیر کرنے آتے ہیں۔ یہ محل بہت عظیم، طاقتور اور با اختیار بادشاہوں کا علامتی نشان ہے۔

لوئیس 14 کے دور میں (جسے سورج کا بادشاہ کہا جاتا ہے) اس محل کی باقاعدہ تعمیر ہوئی۔ یہ محل 1682ء سے لے کر 1789ء یعنی انقلاب فرانس تک بادشاہ اور اس کے درباریوں کی سرکاری رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔

محل کی پہلی منزل پر ایک شاہی چرچ ہے۔اس شاہی چرچ کے اندر ایک چھوٹی سی گیلری ہے جو فرانس کے ایک بادشاہ سینٹ لوئیس (SAIT LOUIS) کے نام پر مخصوص کی گئی ہے۔

اس محل کے ایک حصہ میں ایک اہم اور وسیع شاہی رہائش گاہ ہے جو گورنمنٹ اور سیاست دانوں کی رہائش گاہ کہلاتی ہے۔اس کے اندر ایک استقبالیہ کمرہ ہے اور دوسرا ہرکولیس کا ڈرائینگ روم ہے۔ یہاں ایک فلیٹ نما عمارت ہے اور اس کے اندر شیشے کی گیلری واقع ہے۔ شیشے کی اس گیلری کو 1687ء میں تعمیر کیا گیا۔ یہاں پر بڑی اور اہم شاہی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ یہ گیلری 75 میٹر لمبی، 10 میٹر چوڑی اور 12 میٹر اونچی ہے۔اس کے اندر 17 کھڑکیاں ہیں اور 17 کھڑکیوں والی دیوار کے سامنے والی دیوار پر 17 بڑے بڑے آئینے لگے ہوئے ہیں۔ یہ آئینے چھوٹے چھوٹے شیشے کے ٹکڑے سے جوڑ کر بنائے گئے ہیں۔ان ٹکڑوں کی کل تعداد 578 ہے۔

اس گیلری کی چھت پر خوبصورت مناظر کی پینٹنگز بنائی گئی ہیں۔ان میں لوئیس 14 کی زندگی کے حالات و واقعات اجاگر کئے گئے ہیں اور اس کی فاتح افواج کے مناظر دکھائے گئے ہیں۔اس گیلری کی تزئین و آرائش میں جو چیزیں استعمال کی گئی ہیں وہ ٹھوس چاندی کی بنی ہوئی ہیں۔اس محل میں ملکہ کی رہائش گاہ کی تزئین و آرائش میں سونے چاندی کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ محل ایک وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور اس کے اندر بے شمار کمرے اور ہال ہیں اور ہر ایک اپنی خوبصورتی، تزئین اور سجاوٹ میں اپنی مثال آپ ہے۔اس کی تعمیر اتنی مضبوط اور پختہ ہے کہ یوں لگتا ہے کہ ابھی حال ہی میں تعمیر ہوا ہے۔

جماعت احمدیہ فرانس نے اس محل کی سیر کے لئے حکومت کے متعلقہ محکمہ سے رابطہ کر کے حضور انور کے لئے OFFICIAL VISIT کا اہتمام کیا تھا۔ وزیر داخلہ اور وزیر کلچر نے باقاعدہ اس OFFICIAL VISIT کی اجازت دی۔ وزٹ سے قبل متعلقہ محکمہ کو تمام افراد کے نام، گاڑیوں کے نمبرز اور تعداد سے مطلع کیا گیا۔ جب حضور انور کا قافلہ اس محل کے بیرونی گیٹ پر پہنچا تو گاڑیوں کو خصوصی طور پر محل کے اندر صحن میں لیجایا گیا اور محل کے دروازے کے قریب پارک کیا گیا۔ جب کہ عام حالات میں گاڑیاں بیرونی گیٹ سے اندر نہیں جاسکتیں۔ استقبال کے بعد حضور انور کی گاڑیاں شاہی صحن میں ہی پارک کی گئیں جہاں سربراہان مملکت اور شاہی مہمانوں کی گاڑیاں پارک ہوتی ہیں۔ جب حضور انور گاڑی سے نیچے اترے تو باقاعدہ OFFICIAL VISIT کے ذمّہ دار افسر نے حضور انور کا استقبال کیا اس کے ہمراہ گائیڈ اور دو باوردی گارڈز اور دو باوردی دربان بھی تھے۔ باقاعدہ پروٹوکول کے ساتھ محل کا دروازہ کھولا گیا اور گائیڈ نے محل کی سیر شروع کروائی۔ محل کے اندر داخل ہوئے تو ایک بالکل نئی دنیا ہے۔ ایک کمرے کے بعد دوسرا کمرہ اور ایک ہال کے بعد دوسرا ہال ہے اور سبھی تزئین و آرائش میں بے مثال اور پرانے زمانے کے سامان سے آراستہ اور سونے چاندی کے نقش و نگار سے مزیّن ہیں۔

حضور انور کو محل کے اندر بعض ایسے مخصوص راستوں سے لے جایا گیا جو عام سیاحوں اور وزٹ کرنے والے عوام کے لئے نہیں کھولے جاتے۔ ایک دربان آگے بڑھ کر دروازہ کھولتا جاتا اور ایک دربان سب سے پیچھے چلتا ہوا دروازہ بند کرتا جاتا تھا۔

حضور انور کو بادشاہ کی رہائش گاہ بھی دکھائی گئی جب کہ یہ حصہ انتہائی مخصوص سمجھا جاتا ہے اور صرف سربراہان مملکت ہی وہاں لے جائے جاتے ہیں۔ وزٹ کے دوران حضور انور نے اپنے کیمرہ سے بعض مقامات اور مناظر کی فلم بھی بنائی۔ محل کی سیر کے دوران انتظامیہ نے وہی راستے اختیار کئے جو وہ سربراہان مملکت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

جب محل کے ایک کمرہ کا وزٹ کر کے حضور انور باہر تشریف لائے اور MTA کی ٹیم اس کمرہ میں داخل ہوئی تو دربان جو ساتھ ساتھ دروازے بند کرتا جاتا تھا ان کو کہنے لگا آپ باہر آجائیں اور اس قالین پر پاؤں نہ رکھیں اس پر پاؤں رکھنے کا حق تو صدر مملکت کو بھی نہیں ہے یہ ایک قدیم نایاب قالین ہے۔ حالانکہ حضور انور نے اسی قالین پر چہل قدمی کی تھی اور فلم بھی بنائی تھی۔ حضور انور کو سیر کے دوران ایک خاص اعزاز دیا گیا۔ الحمدللہ۔

یہ بادشاہ لوئیس 14 کی رہائش گاہ تھی۔اس بادشاہ نے اپنے اسی کمرہ میں وفات پائی تھی۔اس بادشاہ کے بستر پر تین اطراف پردے لگے ہوئے تھے جو سوتے وقت گرا دیئے جاتے تھے اور مسہری کی شکل بن جاتی تھی۔ یہ کمرہ اب بھی اسی طرح آراستہ ہے۔ بستر کی چادروں اور پردوں پر صدیوں پہلے کی ہاتھ کی کڑھائی کے خوبصورت نمونے دیکھے جا سکتے ہیں۔ پردوں پر بنے ہوئے مناظر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فرانس اپنے سوئے ہوئے بادشاہ کی رکھوالی کر رہا ہے۔

اس محل کے باہر وسیع و عریض رقبے پر پھیلے ہوئے پارک اور باغات ہیں ان کو 1660ء سے 1670ء تک ایک آرکیٹکٹ نوتخ (LE NOTRE) نے ڈیزائن کیا تھا۔ پھولوں کی خوبصورت کیاریاں اور پودے ہیں۔اس کے علاوہ چشمے ہیں اور مجسمے بھی لگائے گئے ہیں۔ان سب چیزوں میں ایک خاص ترتیب اور ڈیزائن ہے اور ہر چیز اپنے حسن اور خوبصورتی کے ساتھ بہترین جگہ پر سیٹ معلوم ہوتی ہے۔

اس محل میں تین کشادہ صحن واقع ہیں جو لوئیس 18 نے تعمیر کروائے۔ جب حضور انور محل کی سیر سے باہر تشریف لائے تو حضور نے ان باغات کو دیکھا۔

تاریخ میں لکھا ہے کہ 1789ء میں انقلاب فرانس کے وقت پیرس (فرانس) کے غریب عوام نعرے لگاتے ہوئے پیدل ہی ایک جلوس کی شکل میں اس محل کے بڑے گیٹ پر اکٹھے ہوئے اور ملکہ کے حضور عرض کیا کہ ہم بھوک سے مر رہے ہیں۔ ہمارے پاس کھانے کو روٹی نہیں ہے۔ ملکہ نے کہا تم کیک کھاؤ۔

آخر ان عظیم الشان محلّات پر عظیم اور طاقتور بادشاہوں کی بادشاہی اس وقت اپنے اختتام کو پہنچی جب انقلاب فرانس کے بعد 21 جنوری 1793ء میں بادشاہ کے درباریوں نے لوئیس 16 اور اس کی ملکہ (MARIE ANTONETTE) کو (GUILLOTINE) سَر قلم کرنے کی مشین کے ذریعہ پھانسی دے دی اور ان کے سر قلم کر دیئے۔ان دونوں کی قبریں ایک چرچ کے نیچے موجود ہیں۔

جب محل کا وزٹ ختم ہو گیا تو انتظامیہ کی ایک سیکیورٹی کار نے پورے قافلے کو گائیڈ کیا اور شاہی شاہراہوں کو استعمال کرتے ہوئے محل کے ''OFFICAL CAFETERIA'' پہنچے۔ یہ کیفے ٹیریا ایک نہر کے کنارے واقع ہے جو نپولین نے بنوائی تھی۔

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں